



NO: 1639



کَلَامُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ الْإِسْلَامُ الْإِسْلَامُ الْإِسْلَامُ الْإِسْلَامُ الْإِسْلَامُ

آر دو ترجمہ

# حکیم الادب

دربیان آداب اکل و شرب

تصنیف العالم العلامہ و البحر الفہامہ ابی الباقی السید السند العبادو  
المقدم السید محسن بن المرحوم السید عبد الکرم الامین تحسینی العالمی  
الشقرانی نزیل دمشق الشام ادام اللہ تعالیٰ نفعہ

بکرانی تصحیح سید علی رضا لکھنوی عتم سید ابابکر

در مطبعہ انوار الاسلامیہ لاہور مطبوعہ بکر خاں



۱۱۱۲

۱۵۶۹

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
وَسَائِرِ النَّبِيِّينَ مُحَمَّدًا وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَاصْحَابِهِمُ الْمَلَائِكِينَ  
بَعْدَهُمُ وَصَلَاةٌ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَلِّ عَلَى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَصَلِّ عَلَى  
أَكْرَمِهِمْ وَأَسْمَى حَبِيبِهِمْ وَأَدْرِيكَ مَقَرِّبِينَ جَوْشَنَ سَلَمِينَ أَوْ سَيِّدِ الْأَوْصِيَاءِ وَصَلِّ عَلَى  
طَاهِرِينَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فِي أَمْتِ كَوْنِهِمْ فَرَاغَ مِنْ بَابِ رَدِّ الْأَبَاءِ وَطَرِيقِ رَدِّ الْبَنِي طَبَقِ  
کتابوں میں بزبان عربی و فارسی مندرج اور مذکور ہیں ۲۳ مسئلہ میں ان سب ابا و طریقوں کو  
ایک مجتہد صاحب نے رسالہ تبحر الابواب میں بمقام شہر دمشق ملک شام جمع فرمایا جناب  
ممنوع کا اسم مبارک جناب ابو الباقی السید محسن بن السید رحمہ اللہ تلمیذ امام شافعی اہل تہذیبی ہے  
وہ رب طریقہ مغلطہ علامہ ایک ایک فقرہ میں اس جناب نے اس رسالہ میں تحریر  
فرمائی ہیں اور یہ فقرہ پر انکی گنتی کھدی ہے کہ یہ فقرہ اول ہے یہ دوم ہو یہ فقرہ پانچ  
یہ دس ہو یہ سب فقرات شمار میں ایک سو اٹھ فقرے ہیں اور آخر میں جناب صنف  
علامہ نے چند فوائد میں وہ احادیث شریفہ جمع فرمائی ہیں جو تعلق کھانے پینے سے ہو  
یہ رسالہ مسلمانہ شہر مصر کے ایک مطبع منفتح الکرامہ کا چھپا ہوا ہے۔

بالفعل بندہ عاصی کثیر المعاصی اذل الکونین مبتصدق حسین بن اکمل العلماء المتبحرین سنا والکرام  
 سحر العلوم العقلیہ والنقلیہ صاحب القوۃ القدسیہ مولانا وسیدنا السید السند والحدیث المقصد  
 غلام حسین الموسوی الکاشفی النیشاپوری الکتوری المعروف بہ علامہ کتوری طالب شہ شہزادہ وچیل  
 مشاہیر بلخ غفرلہ غامدہ عام تحصیل ثواب بخردی و مغفرت گناہاں خود پہل سلیس زبان اردو میں۔  
 خلاصہ الوجہ اللہ وقرینہ الی اللہ ترجمہ کیا خداوند عالم اس علی قلیل کو قبول فرمائے اور یہہ  
 ترجمہ میری نجات کا باعث ہو۔ آمین ثواب آمین حقینے ایک فہرست ان سب آداب اور  
 طریقوں کی جو اس رسالہ میں مذکور ہیں مرتب کر کے لکھ دی ہو اور اس فہرست کو مضامین پر تقسیم کیا  
 ہے یعنی جس مضمون کے جتنے فقرے رسالہ میں تفرق مذکور تھے انکو ایک جگہ بتا دیا ہے مثلاً وہ امور جو  
 موجب برکت و زیادتی رزق ہوتے ہیں ایک جگہ لکھ دیے ہیں اور فہرست میں  
 رسالہ کے صفحات اور فقرات کا حوالہ دیدیا ہے کہ یہ امر کون کون صفحہ پر اور کون سے  
 فقرات میں مذکور ہیں اور تمام آداب و طرق کو بارہ اقسام پر تقسیم کیا ہے وہ اقسام ہیں۔  
 قسم اول۔ وہ امور جن سے برکت ہوتی ہے۔ قسم دوم امور زیادتی رزق۔  
 قسم سوم۔ وہ امور جن سے مفلسی دفع ہو جائے۔ قسم چارم وہ امور  
 جن سے برکت ماتی رہتی ہے۔ قسم پنجم وہ امور جو باعث مفلسی ہیں۔  
 قسم ششم۔ وہ امور جو باعث دفع امراض و حفاظت امراض ہیں۔  
 قسم ہفتم۔ وہ امور جو متعلق بہ ادب و اخلاق۔ قسم ہشتم۔ وہ امور جو سنت  
 ہیں۔ قسم نہم۔ وہ امور جو مکروہ ہیں۔ قسم دہم۔ وہ امور جو حرام ہیں۔  
 قسم یازدہم۔ وہ امور متعلق بہ نفاست۔  
 قسم دوازدہم۔ امور متعلق بہ طب۔

فقہ	صفحہ	مضمون	فقہ	صفحہ	مضمون
۱۴۰	۳۹	بستر غذا دانتوں میں غلاں کرنا۔۔۔۔۔			(۱) موجبات برکت
		(۳) موجبات دفع مفلسی	۱	۲	کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا۔۔۔
۱	۲	کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا۔۔۔	۲	۲	کھانے کے بعد ہاتھ دھونا۔۔۔
۲	۳	کھانے کے بعد ہاتھ دھونا۔۔۔			کھانے سے پہلے ہاتھ دھو کر وہاں
۳۸	۱۷	زمین پر بیٹھ کر کھانا کھانا۔۔۔۔۔	۳	۳	سے ننگ نکرنا۔۔۔۔۔
۱۳۲	۳۵	دستر خوان پر جو روٹی وغیرہ گرے اسکو کھانا			دستر خوان بچھاتے وقت بسم اللہ
		(۴) موجبات زوال برکت	۱۶	۵	ہتادعا پڑھنا۔۔۔۔۔
۷۷	۲۵	کھانا منہ سے بھونکنا۔۔۔۔۔	۱۷	۶	بسم اللہ اور دعا پڑھ کر کھانا شروع کرنا
۸۳	۲۶	ہڈی میں جو گوشت لگا ہے وہ ریکھ لینا	۶۳	۶۲	کیمرنگ سے اور نیچے کی طرف کھانا
		(۵) موجبات مفلسی	۷۳	۲۴	روٹی چھوٹی اور باریک ہونا چاہیے
۱۴	۵	آٹے اور روٹی سے ہاتھ دھونا۔۔۔	۷۸	۲۵	گرم کھانا نہ کھانا۔۔۔۔۔
۹۵	۲۸	جاننا ساری کی پشت پر کھانا۔۔۔	۷۹	۷	پیالہ کے درمیان سے نہ کھانا۔۔۔
۱۴۲	۴۰	تلی اور انار اور خورمہ کی تینکے سے غلاں کرنا			(۲) موجبات زیادتی رزق
		(۶) امور حفاظت امراض و			نہ طعام ہاتھ دھو کر خشک ہونے سے
		دفع امراض			پہلے انگھوں اور ہونٹوں پر تریا ہاتھ سے
		کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کی تری	۶۵	۳	صبح کرنا۔۔۔۔۔
۶	۳	انگھوں اور ہونٹوں کا مسح کرنا۔۔۔۔۔			کھانا کھانے کے ارادہ کے ساتھ بسم اللہ
		کھانے کے ارادہ کے وقت بسم اللہ	۱۷	۶	اور دعا پڑھنا۔۔۔۔۔





[illegible]

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۱۶	۳۳ کھانا کھائے۔۔۔۔۔	۸۱	۲۶ رونی کو چھری سے نہ کاٹے۔۔
۱۲۱	۳۵ اپنے اہل و عیال کی مرضی کا کھانا کھانا پانا	۸۲	= جو تاپھنے ہوئے کھانا نہ چاہیے۔
۱۲۷	۳۶ شریک سے پہلے دسترخوان سے اٹھے	۹۹	۲۹ بے بلائے دعوت میں نہ جائے۔
۱۳۰	= کھانا بھری ہوئے ہاتھ و مال سونے صاف کرے	۱۰۰	۳۰ نوکر سے جلدی کھانا ختم کر نیو نکھٹا پائے
۱۳۸	۳۸ جبکہ گھر کھانا کھائے اُسکو دعا دے۔	۱۰۲	= گوشت ہمیشہ نہ کھانا چاہیے۔۔
۱۴۲	۳۹ مہمان کے واسطے خلا لیں مہیا کرے	۱۰۷	۳۲ دسترخوان پر بڑا کار نہ لے۔۔۔۔
۱۵۰	۴۲ پانی پلانے والا سب کے بعد خود پانی پیئے	۱۰۸	= مہمان کھانے کی مذمت نہ کرے۔
۱۵۱	= پانی کو غٹ غٹ نہ پیئے۔۔۔۔	۱۰۹	۳۳ میزبان اپنے کھانے کی تعریف کرے
۱۶۹	۴۶ پانی کو منہ سے نہ چھونکے۔۔۔۔		مہمان میزبان کے کھانے کو قلیل اور
	(۸) شہنتی امور۔	۱۱۱	= حقیر نہ جانے۔۔۔۔۔
	بچوں کے ہاتھ اور منہ کی چکناٹی دہلانا		مہمان وہ فرمائش نہ کرے جو میزبان
۱۵	۵ سنت ہے۔۔۔۔۔	۱۱۲	= نہ لاسکے۔۔۔۔۔
	دسترخوان جب بچھا یا جائے تو بلا شرم	۱۱۳	= تکلیف کی فرمائش میزبان سونہ کرنا چاہئے
۱۶	= کھانا دعا پڑھنا سنت ہے۔۔۔۔		مہمان کے واسطے میزبان کا تکلف کرے
	جب کھانا کھانے کا ارادہ کرے بلا شرم	۱۱۴	= ناخواندہ مہمان کیلئے ضرورت نہیں۔
۱۷	۶ کہے دعا پڑھے۔۔۔۔۔		مومن اپنے برادر یا بائی سے کھانے میں
۱۹	۹ خدا کو یاد کرنا اسکا شک کھانے وقت کرنا	۱۱۵	= شرم نہ کرے۔۔۔۔۔
۲۰	= بلند آواز سے کھانے وقت شکر کرنا۔		خوب سیر ہو کر برادر یا بائی کے یہاں



فقہ	صفحہ	مضمون	فقہ	صفحہ	مضمون
۹۳	۲۸	میں کھانا کھانا۔۔۔۔۔	۹۱	۲۸	کھڑے کھڑے کھانا۔۔۔۔۔
		مین زبان اگر لڑکا ساتھ لیجانے کو پسند	۹۲	"	باتاروں میں کھانا۔۔۔۔۔
۹۸	۲۹	نہ کرے تو لڑکا دعوت میں لیجانا۔			امیروں کو خض دعوت دینا اور
۹۹	۲۹	بدوں طلب دعوت میں جانا۔	۹۷	۲۹	غریبوں کو دینا۔۔۔۔۔
		نفروسی طسائی یا بدری ظروف	۹۸	"	دعوت میں بدوں طلب اپنا لڑکا لیجانا
۱۰۵	۳۶	میں پانی پینا۔۔۔۔۔			مصری مٹی کے برتن میں جو پتھر کی ہو
		۱۱، امور متعلق بہ نفاس	۱۲۶	۳۶	اسکو کھانا۔۔۔۔۔
		بعد غلال اور بغیر گلی کئے پانی			رومال جس میں کھانا لگا ہو وہ گھر
۱۲۵	۴۰	نہ پینا چاہیئے۔۔۔۔۔	۱۳۱	"	میں رکھنا۔۔۔۔۔
۱۲۶	۴۱	دودھ پینے کے بعد گلی کرنا۔	۱۴۱	۳۹	خلال کا سر نہ توڑنا۔۔۔۔۔
		(۱۲) امور متعلق بہ طب			ہائیں ہاتھ میں بلا ضرورت پانی
۱۲۲	۱۸	بائیں جانب جسم کے زور دیکر پیٹھے	۱۴۹	۴۱	لیکر پینا۔۔۔۔۔
۱۲۹	۱۹	نعمہ کو خوب اچھی طرح چابنا چاہیئے	۱۶۰	۴۲	کودہ کے کنارہ سے پانی پینا۔
۱۶۲	۱۲	انار مع گٹھلی کھانا۔۔۔۔۔	۱۶۱	۴۵	ٹوٹے برتن سے پانے پینا۔
		کھانے کے بعد دھنا حیر ہائیں پر			(۱۰) اور جو حرام ہیں
۱۳۹	۳۸	برد کھکر لیٹنا۔۔۔۔۔			شربت جس دہتر خدان پر ہوا اس پر
۱۵۳	۴۴	جوش کھا یا ہوا پانی پینا۔۔۔۔۔	۸۷	۲۶	کھانا کھانا۔۔۔۔۔
					چاندی سونے بدی کے برتنوں

جناب مصنف علامہ نے بعد تحریر جلد آداب جو ۱۶۹ ہیں ایک خاتمہ تحریر فرمایا ہے اور خاتمہ میں چار فائدہ قرار دیے ہیں ان کی فہرست یہ ہے۔

### فائدہ اولیٰ

فصل اول۔ کھانا کھلانے کا ثواب جب ہر کہ محض قرینہ کی اللہ کھانا کھلایا جائے۔

فصل دوم۔ بھوکے کو کھانا نہ کھلانا مکروہ ترا اور اگر وہ مضطر ہو تو نہ کھلانا حرام

### فائدہ ثانیہ

ہمانداری اور اُسکے طریقہ۔

(۱) ضیافت کرنا سنتِ موکدہ ہے۔

(۲) ہمان کو دیکھ کر خوش ہونا چاہیے۔

(۳) ہمان کو بلانا سنتِ موکدہ ہے۔

(۴) ہمان کی تنظیم و تکمیل سنتِ موکدہ ہے۔

(۵) ہمان جب آئے تو اُسکے رو برو اظہارِ بشارت کرنا چاہیے۔

(۶) آتے وقت ہمان کی مدد کرنا جاتے وقت مدد کی ضرورت نہیں۔

(۷) ضیافت تین دن ہے اُس کے بعد صدقہ ہے۔

(۸) دو دن ہمان کی خاطر مدارات کرنا چاہیے۔

(۹) بحالت اختیار ہمان دو دن سے زیادہ قیام نہ کرے۔

(۱۰) ہمان سے صاحب خانہ کوئی کام نہ لے۔

(۱۱) میزبان ہمان کی خود بنفس نفیس خدمت کرے۔

(۱۲) ہمان کے ہمراہ میزبان کو کھانا مستحب ہے۔

(۱۳) میزبان جو کچھ مہمان کے لیے حاضر کریں خود میزبان اسکو قلیل و حقیر نہ جانے۔

(۱۴) مہمان کیلئے مستحب ہے کہ میزبان کو اس چیز کی تکلیف نہ دی جو میزبان کو پاس موجود ہو۔

### فائدہ ثالثہ

عمدہ عمدہ غذائیں لذیذ کھانوں کا ترک کرنا براہِ عجز و انکسار و بغرض حصولِ خوشنودی پروردگار سنت ہے۔

### فائدہ رابعہ

اس میں چودہ حدیثیں ہیں جن کو آدابِ طعام سے بہت بڑا تعلق ہے۔  
حدیث اول۔ آٹھ کام ایسے ہیں ان کے کرنے سے جودت ہو تو کرنے والا اپنے آپ کو ملامت کرے دوسرے پر الزام نہیں ہے۔

(۱) بلا طلب کسی کے دستخوان پر جانا۔

(۲) بدون درخواست کسی کو مشورہ دینا۔

(۳) دشمنوں سے بھلائی کی امید رکھنا۔

(۴) رذیلوں سے عمدہ امور کی خواہش کرنا۔

(۵) کسی شخص کی راز کی باتوں میں بلا اجازت شریک ہونا۔

(۶) بادشاہ کے خلاف ماب و آداب کوئی حرکت کرنا۔

(۷) جو مجلسِ قائل جانیکی نہ ہو وہاں جانا۔

(۸) ایسے شخص سے باتیں کرنا جو متوجہ نہ ہو۔

حدیث دوم۔ چار کام جن کے کرنے سے پھر طلب کی ضرورت نہیں۔

(۱) بے بھوک کھانا نہ کھانا۔

(۳) تھوڑی بھوک رکھ کر کھانا ختم کرنا۔

(۴) کھانا اچھی طرح چبا کر کھانا۔

(۵) سوتے وقت بیت الخلا جا کر حاجت سے فارغ ہونا۔

تیسری حدیث۔ خداوند عالم تین شخصوں پر لعنت کرتا ہے۔

(۱) جو شخص تنہا کھانا کھائے۔

(۲) جو تنہا جگہ کو جائے۔

(۳) جو تنہا خالی مکان میں سوئے۔

چوتھی حدیث۔ دسترخوان کے لیے بارہ خصلتیں جن کا جانتا ہر مسلم مومن پر لازم ہے۔

چار فرض ہیں (۱) کھانے کے متعلق یہ علوم کرنا کہ عمال بہ با حرام۔

(۲) جو بلا اُسپر راضی رہنا۔ (۳) شروع میں بسم اللہ کہنا (۴) بعد فراغ شکر کرنا۔

چار سنت ہیں (۱) کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا۔ (۲) کھاتے وقت بائیں جیم پر زور دیکر

بیٹھنا۔ (۳) تین انگلیوں سے کھانا۔ (۴) کھانے کے بعد انگلیوں کو چوسنا۔

چار ادبی ہیں۔ (۱) جو کھانا یا غذا قریب رکھی ہو اُسے کھانا دور کی چیزوں پر ہاتھ نہیں لپکنا

(۲) لقمے چھوٹے چھوٹے کھانا (۳) ہر لقمے کو اپنی طرح چبانا۔ (۴) دسترخوان

پر جو لوگ بیٹھے ہوں اُن کی طرف کم دیکھنا ہر وقت اُن کی صورت نہ دیکھنا

پانچویں حد۔ تین کام ایسے ہیں جو زندگی کے معیہ ہیں۔

(۱) رد اکم کرنا۔ (۲) غذا صبح سویرے کھانا (۳) عورت سے محبت

کم کرنا۔

چھٹی حد۔ یہ کہنا کہ فلاں فلاں نے مجھے ضرر کیا کفرانِ نعمت ہے۔



ساتویں حد۔ دعوت قبول کرنے کی تین شرطیں۔

(۱) میزبان جو چیز گھر میں نہ ہو اس کی تکلیف نہ کرے۔ (۲) جو کچھ گھر میں ہے۔

اُس میں دریغ نہ کرے (۳) دعوت سے میزبان کے عیال کو تکلف نہ ہو

آٹھویں حد۔ کھاتے وقت جو کوئی گزر جائے اور سلام نہ کرے اُس کو کھانے

کے لیے بلانا نہ چاہیئے۔

نویں حد۔ دنیا اور اہل دنیا سے محبت نہ کرنا۔ آخرت اور صاحبان آخرت

سے محبت کرنا۔ زیادہ کھانے والوں کا شمار اہل دنیا میں کیا گیا ہے

دسویں حد۔ جب خدا کو بندہ کی بھلائی منظور ہوتی ہے تو یہ تین باتیں اُس کے

دل میں ڈالتا ہے۔

۱، باتیں کم کرنا (۲) کھانا کم کھانا۔ (۳) کم سونا۔

گیارہویں حد۔ کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ بعد فراغ الحمد للہ۔ کھانے سے پہلے

اور بعد فراغ ہاتھ دھونا وغیرہ وغیرہ۔

بارہویں حد۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غذا کیا تھی۔

تیرہویں حد۔ بیماری کے خوف میں کھانے سے پرہیز کرنا اور جہنم کے خوف سے

گناہوں سے پرہیز نہ کرنا۔

چودھویں حد۔ خدا کی نعمتوں کا شکر کرنا۔



خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں طرح طرح کی نعمتیں کھانے کو عنایت فرمائیں اور پینے کو پانی عطا ہوا بھوک میں ہکو اُسے سیر کیا پیاس میں سیراب کیا۔ دُرود اور سلام رسول خدا جناب محمد مصطفیٰ اور ان کی آل پاک ائمہ اطہار علیہم الصلوٰۃ والسلام پر جبکہ واسطے سے خدا عالم ہکو گمراہی سے نکالا اور ہماری ہدایت کی۔

بعد حمد و صلوٰۃ کے معلوم ہو کہ اس رسالہ کا نام تحفۃ الاحباب فی آداب اطعام و الشرب ہے۔ اور اس رسالہ میں کھانے پینے کے وہ آداب اور طریقے بیان کیے گئے ہیں جو جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل پاک حضرات ائمہ اطہار علیہم السلام سے منقول ہیں یہ آداب اور طریقے کسی ایک کتاب میں ایک جگہ جمع نہیں تھے۔ اس بندہ فقیر محسن بن سید عبدالکریم الحسینی العالمی نے متفرق کتب اور مقامات سے جمع کیے اور بظرافت و اختصار روایتوں کی تدوین اور اسناد کو ذکر نہیں کیا بلکہ وہ سب حذف

کر دیے محض الفاظ احادیث لیلیے ہیں آخر میں میں نے چار فائدے بھی لکھے ہیں جو حدیثوں سے مجھے ملے ہیں۔

پہلے فائدہ میں یہ ذکر ہے کہ کھانا کھلانا مستحب ہے۔

دوسرے فائدہ میں استحباب ضیافت و طریقہ ضیافت کا بیان ہے۔

تیسرے فائدہ میں استحباب تواضع للہ کا بذریعہ ترک غذا ہائے نفیسہ ذکر ہے۔

چوتھے فائدہ میں چودہ حدیثیں جو اجماع الکلم سے لکھی ہیں ان حدیثوں میں بھی

ایسے آداب مذکور ہیں جنکو آداب اکل و شرب سے بہت بڑا تعلق ہے۔ اور کوئی

دقیقہ ان مضامین آداب اکل و شرب کی تلاش و تخص کا کتب معتبرہ سے میں نے اٹھا

نہیں رکھا اور جو کچھ ملا سب اس رسالہ میں جمع کیا اور بقدر امکان ہر بات کو اپنے اپنے

موقع اور مناسب محل میں مرتب کیا۔ اور جو مشکل الفاظ جس حدیث میں تھے انکی شرح کی

اور جس قدر کھانے پینے کے طریقے اور آداب اور نفع و ضرر اور مصلح اور مفاسد کسی

چیز کے میں نے بیان کیے ہیں وہ اخبار و احادیث سے لیکر میں نے لکھے ہیں کوئی بات

حدیث کے علاوہ نہیں لکھی ہے اور خداوند عالم سے یہ دعا ہے کہ جلد اعمال واجبی کو منتفی

عمل کر نیکی مجھے توفیق عطا فرمائے۔

فصل رکھانے پینے اور دسترخوان کے آداب و طریقے اور جملہ مستحبات وغیرہ جو

اس سے متعلق ہیں اور وہ چند امور ہیں۔

۱۔ کھانے سے پہلے سیدھا ہاتھ بلکہ دو لون ہاتھ دھونا مستحب ہے یعنی سنت ہے چاک

ہاتھ سے کھائے چاہے اور کسی ذریعہ سے کھائے۔

ہاتھ دھونے سے فطری جاتی رہتی ہے۔ کھانے میں برکت ہوتی ہے۔ اور گھر میں

برکت زیادہ ہو جاتی ہے۔ جو کوئی اسپرٹل کرے عیش و راحت سے بے سر کرے گا۔ امراض سے محفوظ رہے گا۔

۲۔ کھانیکے بعد سیدھا ہاتھ یاد و نون ہاتھ دھونیکے متعلق حدیثوں میں یہ وارد ہوا ہے کہ اس عمل سے بے غم و غم زائل ہوتا ہے۔ بصارت اچھی رہتی ہے شیطان کو ہاتھ جاتے اور ٹونگھنے کا موقع نہیں ملتا۔

کھانا کھانیکے قبل اور بعد ہاتھ دھونے سے فقرا ہٹا رہتا ہے۔ رزق میں زیادتی ہوتی ہے گھر میں برکت زیادہ ہوتی ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ اس سے فقرا ایسا جاتا ہے جیسے لوہار کی بھٹی سے لوہے کا تیل عمر میں زیادتی ہوتی ہے۔ بینائی تیز ہو جاتی ہے۔ بدن صحت رہتا ہے۔ نعمت ہمیشہ ہوتی ہے جسم میں شفا رزق میں برکت ہوتی ہے۔

۳۔ کھانے سے پہلے جب ہاتھ دھوے تو رومال وغیرہ سے ہاتھ کی تری کو نہ لے گا کیونکہ جب تک ہاتھ میں تری نمی پانی کی باقی رہے کھانے میں برکت رہتی ہے۔

۴۔ کھانیکے بعد جو ہاتھ دھوے اسکو رومال وغیرہ سے خشک کرے۔

۵۔ کھانیکے بعد جو ہاتھ دھوے تو رومال سے پونچھنے کے پہلے بھیگے ہوئے ہاتھ نہ اٹھائے اور نہ پیرائے اور نہ دبا کرے۔ اللہم اجعل فی مئیں کلاً یوحی و جوہرہم فتو کلاً ذلہ الحمد للہ الذی ہدانا و اطعمنا و سقانا و کل بلاد صالح اولادنا۔

ہاتھ پر اور سر پر اس ہاتھ پھرنے سے منہ کی جھائیاں دغ ہو جاتی ہیں اور رزق میں زیادتی ہوتی ہے

۶۔ کھانیکے بعد ہاتھ دھو کر وہ ہاتھ اگر آنکھوں اور بھون پر بھیرے تو آنسو بہت شرم نہیں ہوتا ہاتھ پھیرنے وقت یہ دعا پڑھے۔ الحمد للہ المحسن۔ الجمل النعم المفضل جو کوئی

ایسا کرے تو اسکو آشوب چشم نہوگا۔

ایک روایت میں ہے کہ کھانیکے بعد ہاتھ دھونے اور خشک کرنے سے پہلے اپنے منہ اور آنکھوں پر اس ہاتھ کو پھیرے اور یہ دعا پڑھے۔ اللہم انی اسألك المحبة والرحمة واعوذ بك من المقت والبغضة۔

۷۔ کھانیکے بعد جو کوئی ناگرمو تھے سے منہ دھوئے تو کوئی بیماری اسکے منہ میں نہوگی۔  
۸۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا اثنان یعنی دو خاشاک سے منہ کا بیرونی حصہ دھویا جاتا ہے منہ کے اندر اس سے دھونیکے ضرورت نہیں اسلیے کہ منہ کے اندر دنی حقین چکنائی باقی نہیں رہتی۔

۹۔ کھانے سے پہلے صاحبخانہ کو چاہیے کہ وہ مہانوں سے پہلے ہاتھ دھوئے تاکہ مہانوں کی شرم اور انکا حجاب برطرف ہو جائے۔ اور صاحبخانہ کے ہاتھ دھونیکے بعد جو شخص دائیں پر صاحبخانہ کے بیٹھا یا اسکا ہاتھ دھلایا جائے اور اسکے بعد جو بیٹھا یا اسکا ہاتھ اور اسطرح سے آخر تک ایک کے بعد دوسرے کا ہاتھ دھلاتے جائیں۔

۱۰۔ کھانیکے بعد ہاتھ دھلانیکی ابتدا مہانوں سے کی جائے کیونکہ صاحبخانہ کو چاہیے کہ وہ سب سے آخر تک دسترخوان پر بیٹھا رہے۔ اور صاحبخانہ کی بائیں طرف جو شخص بیٹھا ہو اس سے ہاتھ دھلانا شروع کیا جائے۔ اور ایک کے بعد دوسرے کا ہاتھ دھلاتے ہوئے صاحبخانہ تک پہنچیں اور اخیر میں صاحب خانہ ہاتھ دھوئے۔

ایک روایت میں ہے کہ کھانیکے بعد سب سے پہلے اس شخص کا ہاتھ دھلایا جائے جو دروازے کے بائیں طرف بیٹھا ہو چاہے وہ شخص آزاد ہو چاہے غلام ہو۔ کتاب تعریفین جو ابو عبد اللہ محمد بن احمد صفوانی کی تالیف ہے لکھا ہے کہ کھانیکے بعد ہاتھ دھلانی ابتدا

اُس سے کیجائے جو سب حاضرین میں اشرف ہو یا سب سے زیادہ عالم ہو۔

۱۱۔ ہاتھ دھونیکے لیے جب طشت رکھا جائے تو اسوقت بسم اللہ کہنا چاہیے۔

۱۲۔ جب طشت اٹھایا جائے تو الحمد للہ کہنا چاہیے۔

۱۳۔ ایک ہی طشت میں سب کے ہاتھ دھلائے جائیں یہی خُسنِ خلق ہے اور جب تک

وہ ظرف پانی سے پُر نہ ہو جائے اٹھایا نہ جائے جب پانی سے لبریز ہو جائے تو پانی پھینک کے پھر وہی رکھا جائے اگر ضرورت باقی ہو۔

۱۴۔ آٹے اور روٹی اور خورمہ سے ہاتھ دھونا نہ چاہیے ورنہ زوالِ نعمت

ہو جاتا ہے سعد بن قاسم عینانی نے اپنی کتاب اشاعہ عشریہ میں لکھا ہے کہ بھوسی سی بھی ہاتھ نہ دھونا چاہیے کہ موجب فقر ہے۔

خنگ اور تر مٹی سے بھی ہاتھ دھونا موجب فقری ہے جیسا کہ کتاب آدابِ امتحالین

میں مذکور ہے۔

۱۵۔ بچو مجھے ہاتھ منہ میں اگر کھانکی چکنائی وغیرہ لگی ہو تو انکو بھی دھلانا سنت ہے

ورنہ شیطان اُس چکنائی وغیرہ کو سونگھتا ہے اور سوتے میں پھر روتا ہے اور فرشتوں کو

اُس سے ایذا ہوتی ہے۔

۱۶۔ جب خوان رکھا جائے (یا دسترخوان بچھایا جائے) تو بسم اللہ کہنا چاہیے اور

یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا نِعْمَةً مَّشْكُورَةً نَّصِلُ بِهَا نِعْمَةً

الْجَنَّةِ پھر یہ دعا پڑھے۔ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ مَا ابْتَلَيْتَنَا سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ مَا اكْثَرْنَا

تَعْطِينَا سُبْحَانَكَ اَكْثَرْنَا تَعَاوَيْنَا اَللّٰهُمَّ اَوْسِعْ عَلَيْنَا وَاغْنِ فُقَرَاءَ الْمُؤْمِنِينَ

الْمُسْلِمِينَ پھر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ هَذَا مِنْ مِّنْكَ وَفَضْلِكَ وَعَطَائِكَ فَبَارِكْ لَنَا

فیدہ وسوغنا، وافر زقنا خلفنا اذا اكلنا فوب محتاج اليه ذرقت  
 فاحسنت اللهم اجعلنا من الشاكرين -

بار بار بعد از نماز کا شکر اِس طرح کرتا رہے۔ الحمد للہ الذی جعلنی اَشْتَهیہ۔  
 ۱۔ جب کھانیکا ارادہ کرے تو ہر قسم کے کھانیکے واسطے اور ہر قسم کے بسم اللہ کہتا رہے  
 اور جب درمیان میں کوئی بات کرے تو پھر بسم اللہ کہے کہ بسم اللہ کہنے سے شیطان بھاگ  
 جاتا ہے اور کھانا مضر نہیں ہوتا۔ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا میں فاسان ہوں  
 اس امر کا کہ جو شخص کھانے کے وقت بسم اللہ کہے کھانیکے وجہ سے وہ بیمار نہ ہوگا۔ جس کھانے پر  
 بسم اللہ نہ کہی گئی ہو اُسکے کھانے سے نیاں (بھولنے) کا مرض ہو جاتا ہے۔

بسم اللہ کہنا اگر کھاتے وقت شروع میں بھول جائے اور پھر درمیان میں کھانیکے یاد آوے تو  
 بسم اللہ اس طرح سے کہے۔ بسم اللہ علی اولہم وعلیٰ آخرہ۔

ایک حدیث میں ہے کہ جب کئی آدمی کھانے میں شریک ہوں اور ان میں سے اگر ایک بھی  
 بسم اللہ کہے تو وہ سب کو کافی ہے۔

اور کھانے سے پہلے جو بسم اللہ کہے شیطان اُسکے ہمراہ نہیں کھا سکتا اور بدو بسم اللہ  
 کہے ہوئے جو کوئی کھاتا ہے تو اُسکے ہمراہ شیطان کھاتا جاتا ہے اگر اُس کھانیوالے نے  
 درمیان میں بسم اللہ کہ لی تو شیطان الگ ہو جاتا ہے اور جب قدر شیطان کھا چکا ہے اُسکو  
 وُکُور کے نکال دیتا ہے۔ اور جب عشا کا کھانا درستیوان پر رکھا جاتا ہے اور کھانیوالا بسم اللہ کہتا ہے  
 تو شیطان اپنے ہمراہیوں نے کہتا ہے جلوس یہاں نہ عشا ہے نہ میت ہے اور اگر کھانیوالا بسم اللہ  
 نہیں کہتا یا بھول جاتا ہے تو شیطان اپنے ہمراہیوں نے کہتا ہے آؤ جلدی آؤ تمہارے لیے  
 یہاں عشا اور میت سب کچھ ہے۔

جو شخص خدا کا نام کھانے پر لے تو اُس سے اُس کھانے کا سوال آخرت میں نہ ہوگا۔  
جب دسترخوان بچھایا جاتا ہے تو چار ہزار فرشتے اسکو گھیر لیتے ہیں جب کھانیوں  
بسم اللہ کہتے ہیں تو فرشتے کہتے ہیں بارک اللہ علیکم فی طعام خدا تمکو تمہارے کھانمیں  
برکت عطا فرمائے اور وہ فرشتے شیطان سے کہتے ہیں کہ نکل اے فاسق تجھے ان  
کھانیوں پر کوئی تسلط نہیں ہو سکتا جب وہ لوگ کھانے سے فارغ ہو کر الحمد للہ  
کہتے ہیں تو فرشتے کہتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنکو خدا نے نعمت عطا فرمائی اور وہ  
خدا کا شکر ادا کرتے ہیں۔ اور اگر کھانیوں نے بسم اللہ نہ کہی تو وہ فرشتے شیطان  
کہتے ہیں اے فاسق انکے ہمراہ تو بھی کھا۔ دسترخوان اٹھانے تک بھی کسی نے اگر نہ  
بسم اللہ کہی اللہ کہا تو وہ سب فرشتے کہتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنکو خدا نے نعمت  
عطا کی مگر وہ اپنے خدا کو بھولے ہوئے ہیں۔

منقول ہے کہ شیطان نے عرض کی خدایا میرا رزق کیا ہوگا ارشاد ہوا جسپر خدا کا نام  
نہ لیا جائے بس وہ تیرا حصہ ہے۔

مستحب ہے کہ جب کھانے کو ہاتھ بڑھائے تو یہ دعا پڑھے۔ بسم اللہ وباللہ والحمد للہ  
رب العالمین۔ اسکے پڑھنے کا یہ ثواب ہے کہ مستغفرین لقمہ جانے سے پہلے اس شخص کو خدا بخیریت  
بخیرت امام جعفر صادق کے سامنے جب کھانا لایا جاتا تھا تو وہ جناب یہ دعا پڑھتے  
بسم اللہ وباللہ وھذا من فضل اللہ وبرکۃ رسول اللہ وال رسول اللہ علیہم  
السلام اللہم کما اشفعتنا فاشبع کل مومن ومومنتہ وبارک لنا فی طعامنا۔  
اور جب رسالت اب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دست مبارک کھانیکے لیے بڑھائے تھے  
تو یہ دعا پڑھتے تھے۔ بسم اللہ اللہم بارک لنا فیما رزقتنا وعلیک خلف۔



اور یہ دعا پڑھنا بھی مستحب ہے۔ الحمد للہ الذی یُطعمُ ولا یُطعمُ و یُجیرُ  
ولا یُجاء علیہ و یتقنی و یتقرا لیر اللہم کلّ الحمل علی ما رزقنا طعام و ادا مر فی  
سیر و عافیة من غیر کدی مئی و لا مشقة بسم اللہ خیر الاسماء رب الارض و السماء  
بسم الذی لا یضر مع اسمہ داء بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء و هو السميع  
العلیم اللہم اسعد من مطعمی هذا الخیر و اعد فی من شره و امتنعی بفقہ سلمی من خضرہ  
یہہ دعا بھی اُسوقت کیلئے منقول ہو۔ اللہم انّ هذا من عطاک فبارک لنا فیہ و غنا  
واخلف لنا و اخلف لنا خلفا ما اکلناہ او شربناہ من غیر حول منا و لا قوۃ سرقت  
نا احسنت فلک الحمد ربنا اجعلنا من الشاکرین۔

۱۸۔ جس شخص کو کھانے سے ضرر کا خوف ہو تو وہ یہ دعا پڑھے۔

بسم اللہ خیر الاسماء بسم اللہ ملاء الارض و السماء الرحمن الرحیم الذی لا یضر مع اسمہ شیء ولا داء  
یا یہہ دعا پڑھے۔ اللہم انی اسالک باسمک خیر الاسماء ملاء الارض  
و السماء الرحمان الرحیم الذی لا یضر مع اسمہ شیء ولا داء۔

جناب امیر المومنین علیہ السلام نے امام حسن علیہ السلام سے فرمایا اے بیٹے کوئی نعمت  
کھانے کا اور کوئی گھونٹ پانی کا نہ کھاؤ نہ پوچھتے کہ یہ دعا نہ پڑھو۔ اللہم انی اسالک  
فی اکلتی و شربتی السلا متہ من و علیہ والقوۃ علی طاعتک و ذکرک و مشکوک غیما  
بہتینہ ہدی و ان تشجعی تقوتہا علی عبادتک و ان تلہم منی حسن التحوّز  
من معصیتک۔

اے حسن جب تم اس دعا کو پڑھو گے تو بخار اور درد اور جلد ضرر سے محفوظ رہو گے اور یہ  
دعا بھی جو جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دفع ضرر طعام کی واسطے منقول ہی اسکو

پڑنا چاہیے۔ بسم اللہ الشافی بسم اللہ الکافی بسم اللہ المعافی بسم الذی لا یضّر  
مع اسمہ شیء ولا دغی الارض ولا فی السماء وهو السميع العليم۔

یہ دعا بھی ایسا سطر ہے۔ بسم اللہ الذی یعیبہ ہر کل مومن و بہ عن کل مومن  
و نبوہ الذی اصابت بہ السموات والارض و بقدرتہ الی خضع لہا  
کل جبار عنید و انتکس کل شیطان مرید من الترائیم و السحر والہم بسم اللہ  
العلی الملک القدوس الذی لا الہ الا هو و منزل من القرآن ما هو شفاء  
و رحمة للمؤمنین و لا تزیل الظالمین الا خسار۔

۱۹۔ خدا کا ذکر اور اس کا شکر اور اس کی حمد کھانے پر بکثرت کرنا اور ذکر و شکر و حمد سے  
خاموش نہ رہنا مستحب ہے۔

حدیث میں ہے جو کھانیو الا شکر کرے وہ بہتر ہے اس روزہ دار سے جو شکر نہ کرے۔

۲۰۔ آواز بلند کھانے پر حمد کرنا جو کونکر اور لوگ حمد کریں اس سے ثواب اور زیادہ ہو جاتا ہے

۲۱۔ مستحب ہے کہ کھاؤ وقت فضول اور لغو کلام نہ کرے۔

۲۲۔ جو کچھ خدا نے دیا اس پر راضی رہنا مستحب ہے۔

حدیث میں ہے جو خدا کے خطا کیے ہوئے تھوڑے رزق پر راضی ہو تو خدا اس کے تھوڑی

عمل پر راضی ہوتا ہے۔

۲۳۔ کھانے سے فارغ ہونیکے بعد خدا کا شکر خدا کی حمد اور دعائیں جو منقول ہیں

پڑھنا مستحب ہے۔

جو مومن کھانے اور پانی سے سیر ہونیکے بعد خدا کا شکر کرے خدا اس کو روزہ دار کے

ثواب سے زیادہ ثواب عطا فرماتا ہے کیونکہ خدا کا شکر ہے اور بڑا چاہنے والا ہے اور چھوٹی دعا

جو کچھ خدا نے دیا  
اس پر راضی رہنا  
مستحب ہے۔

پسند کرتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب امیر المومنین علیہ السلام سے جو وصیت کی  
اسمین فرمایا۔ اے علیؑ کھانیسے پہلے بسم اللہ کہو بسم اللہ کہہ کر کھانا کھاؤ کھانیسے فارغ ہونیکے  
بعد الحمد للہ کہو کیونکہ دونوں فرشتے کراہا کہتین نیک اعمال برابر لکھتے رہتے ہیں جب تک تم  
خود انگو اپنے پاس سے ہٹانہ دو (کوئی غلات عمل کر کے) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام  
نے فرمایا کہ کبھی مجھے بد قسمی کی شکایت نہیں ہوئی کیونکہ میں نے ہمیشہ بسم اللہ کہہ کر کھانا  
کھایا اور کھانیسے فارغ ہونیکے بعد الحمد للہ کہا۔

منقول ہے کہ کھانیکے بعد یہ دعا پڑھے۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُطْعِمُهُ وَلَا يَطْعَمُ۔  
یہ دعا بھی منقول ہے۔ اللہم لک الحمد بحمد رسولک لک الحمد اللہم لک الحمد  
صل علی محمد و اہل بیتہ۔

یہ دعا بھی منقول ہے۔ الحمد لله اللہم هذا منك ومن نبيك۔  
یہ دعا بھی منقول ہے۔ الحمد لله الذي اطعمنا وسقانا وكفانا وآوانا  
وآوانا وانعم علينا وفضل الحمد لله الذي يطعمه ولا يطعم۔  
یہ دعا بھی منقول ہے۔ اللہم اكثر واكثر واظبت فردا واشبعت وآذوت فقتل  
اور یہ دعا بھی منقول ہے۔ الحمد لله الذي اطعمنا في جالعين وسقانا  
في ظمانين وكسانا في عارين وهدانا في ضالين وحملنا في راجلين وآوانا في  
ضاحين وأخذ منا في عابدين وفضلنا على كثيرين من العالمين۔

ایک روایت میں یہ دعا اس طرح سے منقول ہے۔ الحمد لله الذي اشبعنا  
في جائعون واروانا في ظالمين وآوانا في ظالمين وحملنا في راجلين وامنانا في خائفين وادنا في

یہ دعا بھی منقول ہے۔ الحمد للہ الذی اطعمنی فاشبعنی وسقانی  
فادوائی وصاننی وحمائی الحمد للہ الذی عرفنی البرکۃ والیمین بما احببتہ وتوکلتہ  
منہ اللہم اجعلنا حنیئاً مریلاً ونبیاً وادویاً ولبقنی بعدہ سوياً تماماً  
یشکرک محافظاً علی طاعتک وازرقنی رزقاً دارداً عنی عیشاً قادراً واجعلنی  
ناسکاً بارداً واجعلنی ما یتلقانی فی المعاد ہمہ ما ساراً ورحمتک  
یا ارحم الراحمین۔

الحمد للہ الذی  
اطعمنی الطعام  
الذی اذقنی  
نعمہ وامنہ  
وہو الخالق

یہ دعا بھی منقول ہے۔ الحمد للہ الذی کفانا واکرمنا ورحمنا فی البر والبحر  
ورزقنا من الطیبات وفضلنا علی کثیر من خلق تفضلاً الحمد للہ الذی  
کفانا المؤنۃ واسبغ علینا۔

جناب رسالتاب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کھانا نوش فرماتے تھے تو یہ دعا  
پڑھتے تھے۔ اللہم بارک لنا وادرقنا خیراً منہ  
اور جب وہ جناب دودھ نوش فرماتے تو یہ دعا پڑھتے تھے اللہم بارک لنا وادرقنا  
مہم۔ جب دسترخوان بڑھایا جائے تو اسوقت الحمد للہ کہنا چاہیے ان الفاظ میں  
الحمد للہ رب العالمین اللہم اجعلها نعمۃ مشکورۃ۔

یا یہ کہے۔ اللہم اجعلها نعمۃ محمودۃ مشکورۃ موصولۃ بالجنۃ۔  
یہ دعا بھی اسوقت کیلئے منقول ہے۔ اللہم اکثرت واطببت وبارکت اشببت  
واذویت الحمد للہ الذی یطعمکم ولا یطعم۔

یہ دعا بھی منقول ہے۔ الحمد للہ الذی حملنا فی البر والبحر ورزقنا من  
الطیبات وفضلنا علی کثیر من خلق تفضیلاً۔

۲۵۔ ایک بے سب ملکر کھانا کھانا سنت ہے۔ مگر انار کو تنہا کھانا اور پورا انار کھانا سنت ہے۔ انار کے کھانین جو دانہ گرے اسکو چُن لے اور رومال وغیرہ اپنی گود میں بچھالے اور جو دانہ کھانین گرے اسکو اٹھا کر کھاتا جاوے کیونکہ ہر ایک انار میں ایک دانہ بہشت کا ہوتا ہے یا جو پورا انار تنہا ہر ایک شخص کو کھانا چاہیے۔

ایک روایت میں ہے کہ ہر ایک انار میں کئی دانے بہشتی ہوتے ہیں اور یہ بہشتی دانہ جسکے معدے میں داخل ہو تو چالیس راتیں وہ معدہ نورانی رہتا ہے اور شیطانی دوسو سو سے اس شخص کو نجات دہتی ہے اور وہ بہشتی دانہ اگر کافر کھانا چاہے تو خداوند عالم ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو وہ دانہ اُس کافر سے لے لیتا ہے۔

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آنار نوش فرماتے تھے تو حضرت یہہ چاہتے تھے کہ کوئی اور دوسرا اسمین شریک نہ ہو۔ جو مومن پورا ایک انار کھائے تو خداوند عالم شیطانی کو چالیس دن تک اُس مومن کے پاس سے دفع کر دیتا ہے اور سوچے سے کلاس مومن کا قلب نورانی ہو جاتا ہے۔ اور جو مومن دو پورے انار کھائے تو ایک سال کامل شیطانی کو اُس سے خدا دفع فرما دیتا ہے اور جس شخص سے خدا شیطان کو اسوجہ سے دفع فرمائے کہ اُس کا دل نورانی ہے تو ایسا شخص گناہ نہ کرے گا اور جب گناہ نہ کیا تو وہ شخص داخل بہشت ہو گا۔ ان سب احادیث سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایک انار کے کھانین میں کئی آدمیوں کی شرکت نہونی چاہیے۔ اور اگر چند آدمی ایک جگہ انار کے کھانیکے لیے جمع ہوں اور ہر شخص ایک پورا انار یا کئی پورے انار بلا شرکت کھائے تو اسمین حج نہیں ہے۔ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ایک شخص کا کھانا دو کو کافی ہو سکتا ہے اور دو کاتین کو اور تین کا چار کو۔

جو شخص اپنے سب عیال کو جمع کر کے اُنکے ساتھ کھانا کھائے اور سب کے سب کھانیوالے شروع میں بسم اللہ کہیں اور آخر میں الحمد للہ کہیں تو دسترخوان اُٹھانے سے پہلے سب کی معاف ہو جاتی ہے۔

جس کھانیکو چند آدمی شریک ہو کر کھائیں اُس میں زیادہ برکت ہوتی ہے خدا کو لوگوں کو نکادہ کھانا پسند ہے جسکوئی شخص ایک دسترخوان پر بٹکر کھائیں۔

جب بندہ اپنے ایمانی بھائی کیساتھ دسترخوان پر بیٹھ کر کھانا کھاتا ہے تو خدا کی رحمت اُن پر نازل ہوتی ہے اور کھانیس میں برکت ہو جاتی ہے۔ اور جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جن تین شخصوں پر لعنت کی ہے منجملہ اُنکے ایک وہ شخص ہے جو اکیلے کھانا کھائے۔ منقول ہے کہ جناب یعقوب علی نبینا وعلیہ السلام کا جناب یوسف علیہ السلام کے فراق میں مبتلا ہونیکا باعث یہ ہوا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے ایک فریہ مولا تازہ دُنیا دینے کی اور ایک شخص منجملہ انکی صحابہ کو محتاج تھا اُسکے پاس افطار کر نیکو کچھ نہ تھا حضرت یعقوب علیہ السلام اُسکو بھول گئے۔ اور اُسکے لیے کھانا نہیں بھیجا پس اسی وجہ سے فراق یوسف میں وہ حضرت مبتلا کیے گئے۔ اور اسکے بعد اُس جناب نے یہ طریقہ اختیار فرمایا تھا کہ روزانہ ایک منادی صبح کو ندا کرتا تھا کہ جو کوئی روزہ سے نہ ہو وہ حضرت یعقوب کے یہاں آکر کھانا کھائے۔ اور ایک منادی شام کو پکارتا تھا کہ جو کوئی روزہ دار ہو وہ حضرت یعقوب کے یہاں آکر افطار کرے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے مکانے ایک فرسخ تک منادی جا کر صبح شام دونوں وقت پکارتا تھا کہ جس کسی کو کھانیکی خواہش ہو وہ آل یعقوب کے پاس آکر کھانا کھائے۔

۲۶۔ نیکین چیز سے کھانا شروع کرنے اور نیکین ہی پر ختم کرنے سے شریک یوسف اور

مخفوظ رہتا ہے منجملہ اُنکے جنون ہی۔ جذام۔ برص۔ حلق کا درد۔ دانتوں کا درد۔ پیٹ کا درد۔ اور زرد قی (الماء الاصفر) اور حماقت۔ جو نکلیں سے شروع کرے اور نکلیں ہی پر ختم کرے درد قویٰ سے محفوظ رہے گا۔ اگر آدمی جو نکلیں کے فوائد اور منافع ابھی طرح معلوم ہوتے تو تریاق پر اُسکو مقدم کرتے۔

ایک روایت میں ہے کہ نمک سے ستر بیماریوں کو شفا ہوتی ہے۔  
ایک حدیث میں ہے کہ تین لقمے نکلیں کھانیکے بہتر قسم کی بلاؤں کو رد کرتے ہیں۔  
ایک روایت میں ہے کہ نکلیں سے ستر بیماریاں ایسی دفع ہو جاتی ہیں کہ جنکو سوا خداوند تعالیٰ اور کوئی نہیں جانتا۔

ایک حدیث میں ہے جو نکلیں سب کھانوں سے پہلے کھائے اور نکلیں ہی پر کھانا تمام کرے تو تین سو تیس قسم کی بلائیں خدا اُس سے دفع کرتا ہے اور سب سے چھوٹی بلا انہیں کی جذام ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کوئی پہلے لقمہ پر نمک چھڑک کر کھائے تو وہ غنی ہو جاتا ہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ پہلے لقمہ پر نمک چھڑک کر کھانے سے سفید اور کالے نقطے جو چہرے پر پیدا ہو جاتے ہیں جاتے رہتے ہیں اور جس دسترخوان پر نمک نہ ہو انہیں برکت نہیں ہوتی نمک سے شروع کرنا موجب صحت بدن ہے خداوند عالم نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ اپنی امت کو حکم دو کہ نکلیں سے کھانا شروع کریں اور نکلیں ہی پر ختم کریں اور اگر وہ ایسا نہ کریں اور کوئی مرض وغیرہ اُنکو مارض ہو تو وہ اپنے آپ ہی کو اُسکا الزام دیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ سرکہ سے شروع کرنا ایسا ہی ہے کہ گویا نمک سے شروع کیا سرکہ کھانے سے عقل زیادہ ہوتی ہے۔

دوسری حدیث میں ہے کہ سرکہ سے ذہن تیز ہوتا ہے عقل زیادہ ہوتی ہے۔

بعض حدیثوں میں ہے کہ سرکہ سے کھانا شروع کرے اور سرکہ ہی پر ختم کرے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کھانا نوش فرماتے وقت بازو روج کو طلب فرماتے تھے اور اس سے کھانے کی ابتدا فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے

کہ میں بازو روج سے کھانا شروع کر نیکی پسند کرتا ہوں اس سے سُدے دفع ہوتے ہیں بھوک خوب کھلتی ہے سہل کی بیماری دفع ہو جاتی ہے اور بازو روج کو کھانے کے شروع میں اگر میں کھا لیتا ہوں تو پھر کسی کھانے سے کسی بیماری کے ہونیکا مجھے خوف باقی نہیں رہتا کیونکہ اس کے بعد فرمایا بازو روج ہی پر کھانا تمام کر دو کیونکہ وہ ہاضم بھی ہے اور مہشی بھی۔

۴۷۔ جب دسترخوان پر روٹی رکھ دی جائے اور گوشت وغیرہ ابھی نہ لائے ہوں تو بلا انتظار گوشت وغیرہ کے روٹی ہی سے کھانا شروع کرنا چاہیے کیونکہ روٹی کی عظیم ضروری ہے اور اسکی پہلی تعظیم ہے کہ بلا انتظار کسی اور چیز کے اُسکا کھانا شروع کر دیا جائے ۴۸۔ صاحب خانہ کو سب سے پہلے کھانے کی ابتدا کرنا چاہیے اور سب کے آخر میں ختم کرنا چاہیے۔

۴۹۔ صاحب خانہ کو چاہیے کہ وہاں کیساتھ کھائے وہاں کچھ اپنے سے علیحدہ نہ کھائے خدا کو یہی طریقہ پسند ہے اور اسی میں خدا راضی ہوتا ہے جب تک وہاں کھانے سے ہاتھ نہ اٹھائے صاحب خانہ کو ہاتھ اٹھانا نہ چاہیے۔

۵۰۔ جتنے آدمی موجود ہوں سب سے کھانے کے واسطے کہا جائے جو کھانا کھانا منظور

ایک روایت میں ہے کہ سرکہ سے ذہن تیز ہوتا ہے عقل زیادہ ہوتی ہے۔



نہ کرے تو اُسے پانی ہی پینے کو کہا جائے

کھانا کھاتے میں جب کوئی شخص اُدھر سے گزرے اور کھانا کھانیوالوں پر وہ شخص سلام نہ کرے تو اُسکو کھانسی کی دعوت ندینا چاہیے۔

۳۱۔ اول وقت نماز کے اگر کھانا سامنے آجاوے تو پہلے کھانا کھالیا جاوے اور اگر نماز کے وقت سے اس قدر وقت گزر گیا ہو کہ اگر اب کھانا کھالیا جاوے گا تو نماز میں بیہوش ہو جائے گا تو پھر پہلے نماز پڑھے اُسکے بعد کھانا کھائے۔ متعدد احادیث میں یہی مضمون وارد ہے اور کتاب دروس میں جناب شہید اول نے فرمایا ہے کہ نماز کی وقت اگر کھانا سامنے آجائے اور نماز کا وقت وسیع بھی ہو اور کوئی غیر کھانے کیلئے اُسکا منتظر نہ ہو تو اُس وقت یہی افضل ہے کہ نماز کو مقدم کرے۔

پہلا قول اہل سنت کی روایتوں اور اُنکے عمل کی موافق ہے اور صاحب دروس کے قول کو ترجیح ہے۔

۳۲۔ کھانا کھاتے وقت رومال اپنے کپڑوں پر نہ ڈالے جیسا آجکل لوگوں میں یہی طریقہ ہو گیا ہے خاص کر دولتمندوں نے یہی طریقہ اختیار کر لیا ہے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے سامنے کھانیکے وقت رومال حاضر کیا گیا تاکہ وہ جناب غذا نوش فرماتی وقت اُسکو کپڑوں پر ڈال لیں حضرت نے اُس سے انکار فرمایا اور رومال نہیں ڈالنے عیا اور نہیں ڈالا۔

دوسری روایت میں ہے کہ اُس جناب کی خدمت میں وقت غذا رومال اس حجر سے لایا گیا کہ وہ جناب گھٹنوں پر اُسے ڈال لیں حضرت نے اُس سے انکار کیا اور فرمایا عرب کا یہ طریقہ نہیں ہے بلکہ غیر عرب کا طریقہ ہے۔

تیسری روایت میں ہے کہ رومال حضرت کے زانو پر ڈال دیا گیا تھا حضرت نے اُتار کر اسے علیحدہ رکھ دیا۔

۳۳۔ روٹی کو سونگھنا نہ چاہیے جیسے جانور سونگھتے ہیں۔

۳۴۔ کھاتے وقت روٹیوں کا شمار نہ کرے ورنہ رزق میں کمی ہو جاتی ہے۔

۳۵۔ روٹی کو پیالے وغیرہ کے نیچے نہ رکھے۔

۳۶۔ روٹی اور دسترخوان پر پاؤں نہ رکھے۔

۳۷۔ کھانا کھاتے وقت اس طرح سے بیٹھے جیسے غلام اور غریب لوگ بیٹھتے ہیں۔

یعنی عاجزی اور انکسار اور تواضع کی نشست کرے متکبرانہ جاہل نشست کھاؤ کی وقت نہ بیٹھے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کھاتے وقت اس طرح بیٹھو جیسے غلام بیٹھتے ہیں

ایک پیر دوسرے پیر پر رکھ کر پلتی مار کر نہ بیٹھو۔

کتاب دعا میں ہے کہ کھاتے وقت ایک زانو پر بیٹھو غلام کی طرح بیٹھو صلیح غلام

کھاتے ہیں اس طرح سے کھاؤ۔

۳۸۔ زمین پر بیٹھ کر کھانا کھا کر روٹی دار چھونے پر بیٹھ کر کھانے سے روزی کم ہو جاتی

غیری آتی ہے۔

۳۹۔ اس میں الگ سے اہل سنت و جماعت کے پاس روایت ہے کہ جناب سالک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوان پر کبھی کھانا نہیں کھایا بلکہ چڑے پر نوشی فرماتے تھے اس لیے

کہ اس طرح کھانا کھانے میں انتہا درجہ کی عاجزی اور تواضع ظاہر ہوتی ہے۔

خوان ہی مراد چوکی تپائی وغیرہ جو جبین پائے لگے ہوئی اور زمین سے بلند ہو۔

ہم۔ کھاتے وقت ایک پیر دوسرے پیر پہنہ رکھے۔

۴۱۔ چوزانو پلتھی مارکنہ بیٹھے کہ خدا کو ایسی نشست ناپسند ہو اور ایسے بیٹھنے والے سے خدا ناراض ہو۔ اور جناب رسالتا علیہ السلام نے ایسی نشست کبھی نہیں بیٹھے۔ ایک روایت میں یہ جو وارد ہوا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے چوزانو بیٹھ کر کھانا نوش فرمایا وہ ان حدیثوں کے مخالف نہیں ہیں بلکہ اُس جناب نے اس طرح کی نشست سے اس لیے نوش فرمایا ہو گا کہ لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس طرح بیٹھ کر کھانا کھانا جائز ہی حرام نہیں ہے گو مکروہ ہے۔

۴۲۔ بائیں پیر پر بیٹھے اور بائیں طرف زور دے۔

۴۳۔ ساگ اور سبز میوے وغیرہ دسترخوان پر ہونا چاہیے کہ وہ دسترخوان کو زیور ہیں۔  
۴۴۔ سنت ہے کہ دسترخوان محمد اور احمد کے نام سے خالی نہ ہو۔ یعنی کھانیوالو نہیں محمد یا احمد نامے تا امکان کوئی ضرور رہے کیونکہ جس دسترخوان پر محمد یا احمد نامے ہوں تو وہ مکان دُشمن دو بار خدا کی تقدیس کرتا ہے۔

۴۵۔ تین انگلی (انگوٹھا اور رطلہ کی انگلی اور بیچکی انگلی) سے کھانا سنت ہے اور چاہے جو تھی انگلی بھی ملائے اور چاہے تو پانچوں انگلیوں سے کھائے۔ دو انگلیوں سے کھانا نہ چاہے کیونکہ مشکبر مغر در جبار لوگ دو ہی انگلیوں سے کھاتے ہیں اور یہ طریقہ شیطان کے کھانیکا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ ایک انگلی سے کھانا شیطانی کھانا ہے اور دو انگلیوں سے کھانیکا طریقہ جبار و نکاہے اور تین انگلیوں سے کھانا حضرات انبیاء کا طریقہ ہے۔  
تین انگلیوں سے کھانا مستحب ہونیکا باعث بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں مگر کتاب

دعائم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب امیر المومنین علیہ السلام سے یہ منقول ہے کہ تین انگلیوں سے کھانا نہ چاہیے۔

اسی کتاب دعائم میں ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام پانچوں انگلیوں سے نوش فرماتے تھے کہ جناب رسالت اب سیطر سے کھانا نوش فرماتے تھے جباروں کی طرح نہیں کھاتے تھے۔

کتاب روس میں مذکور ہے کہ پانچوں انگلیوں سے کھانا سنت ہے اور روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین انگلیوں سے نوش فرماتے تھے۔ اور دو انگلیوں سے کھانا مکروہ ہے۔ اور انہیں احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ چھری اور کانٹے سے کھانا مکروہ ہے جیسا کہ آجکل لوگ کر رہے ہیں۔

اور ردی سے مثل چم وغیرہ بنا کر کھانا کہ تین انگلیاں اٹھکونہ چھوئیں مکروہ ہے۔ اور اگر تین یا سب انگلیاں اس ردی کے چمچہ کو چھوتی ہوں تو اسکے مکروہ ہونے میں تامل ہے۔

۴۶۔ جو چیز قریب ہو اُسکو کھائے۔ دوسروں کے سامنے جو چیز رکھی ہو اُسے نہ کھاؤ لیکن اگر محض فواکہ کا دسترخوان ہو تو دوسرے شخص کو سامنے جو میوہ رکھا ہے وہ کھا سکتا ہے۔

۴۷۔ داہنے ہاتھ سے کھانا چاہیے۔

۴۸۔ بائیں ہاتھ سے بلا ضرورت نہ کھائے شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے انگوڑ اور انار کی بابت حدیث میں ہے کہ چاہے دونوں ہاتھ سے کھائے۔

۴۸۔ چھوٹے چھوٹے لقمہ کھانا چاہیے۔

۴۹۔ لقمے کو خوب اچھی طرح چاہیے۔

۵۰۔ ہنڈ کے ایک ہی طرف لقمے کو چاہے جس طرف چاہا ہے اس طرف سے دوسری جانب

لقمہ کو چاب بنے کیلئے نہ لیجائے۔

۵۱۔ کھانین اور دینی طرف بہت کم دیکھے۔

۵۲۔ کم کھانا سنت ہے اور اگر زیادہ کھانے سے ضرر کا گمان ہو تو زیادہ کھانا حرام ہے

جو زیادہ کھانے اور پیئے کا عادی ہو جائے تو وہ قسمی اقلب ہو جاتا ہے خدا سے قُرب اُسی

بندہ کو ہے جس کا شکم پُر نہ ہو اور جس کا پیٹ خوب پُر ہو خدا کو وہ ناپسند ہے۔

خداوند عالم زیادہ کھانا کھانیوالیکو پسند نہیں فرماتا۔ بھرے ہوئے پیٹ سے زیادہ کوئی

شے خدا کو ناپسند نہیں ہے۔

زیادہ کھانے سے دل اس طرح مژدہ ہو جاتا ہے جس طرح زیادہ پانی سے دماغ خشک

ہو جاتا ہے۔

قلب مومن کو کثرت غذا سے زیادہ کوئی چیز مضر نہیں۔

غذا کی زیادتی سے قسادت قلبی اور شہوت پیدا ہوتی ہے۔

کھانیکم زیادتی سے پیٹ اور معدہ خراب ہوتا ہے۔ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں عباد

میں شے کا ہلی ہو جاتی ہے۔ جسکی غذا کم ہوا اسکا بدن صحیح رہتا ہے دل صاف رہتا ہے۔

زیادہ کھانیوالے کی صحت جسمانی خراب ہو جاتی ہے اور دلین قسادت پیدا ہو جاتی ہے

ایک لقمہ کی زیادتی بہت سے لقموں سے مانع ہو جاتی ہے۔

مومن جو چیزیں حلال اور جائز ہیں وہی کھاتا ہے حرام اور مشتبہ چیزیں نہیں کھا

کافر حرام حلال مشتبہ غیر مشتبہ جو کچھ چاہے وہ سب کھاتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق

علیہ السلام نے فرمایا بخار کے علاوہ جملہ بیماریاں بد ہضمی سے پیدا ہوتی ہیں۔

۵۳۔ جب تک پہلی غذا کامل طور سے ہضم نہ ہو جائے دوسری غذا نہ کھائے ورنہ

برس ہو جاتا ہے۔

۴۵۔ منتخب ہے کہ خواہش باقی رہنے پر کھانا ختم کر دے (غوثی بھوک باقی رہنے دے) اسی میں انسان کی صحت اچھی رہتی ہے۔

شکم جب خوب بھر جاتا ہے تو طغیان کرتا ہے۔ پر شکم کو خدا دوست نہیں رکھتا۔ دنیا میں جو زیادہ کھائیگا۔ آخرت میں وہ بھوکا رہیگا۔

جس کا کھانا کم ہوگا قیامت میں اُسکو حساب کم دینا ہوگا۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے لوگوں نے عرض کیا کہ آپ کے والد ماجد (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) سے لوگ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گہنوں کی روٹی تمام عمر میں کبھی نہیں کھائی جواب میں حضرت نے فرمایا کہ ہاں صحیح ہے گہنوں کی روٹی تو کبھی اُس جناب نے کھائی ہی نہیں اور جو کی روٹی جو تعلق فرماتے تھے وہ بھی پیٹ بھر کر نہیں کھاتے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ مبعوث ہو نیکے بعد تین روز متصل برابر کبھی گہنوں کی روٹی پیٹ بھر کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں نوش فرمائی۔

۵۵۔ جب کھانا کھائے تو شخص سامنے بیٹھا ہوا اُسکو کھائے اور پانی پیتے وقت اُسکو پائے جو دائیں طرف بیٹھا ہو۔

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کرتے تھے۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو کوئی اپنے برادر ایمانی کو شیرین چیز کا لقمہ جس خدا کی خوشنودی کیلئے کھائے تو خداوند عالم قیامت کی تلخی سے اُسکو محفوظ رکھیگا۔

۵۶۔ دسترخوان پر کھاتے وقت ایسے حرکات کرنا یا ایسی باتیں کرنا جن سے لوگوں کو

نفرت پیدا ہونہ چاہیے۔

مؤلف فرماتے ہیں کہ اس مضمون کی کوئی حدیث مجھے نہیں ملی مگر بعض اہل علم نے اسکو بھی آداب طعام میں ذکر کیا ہے۔ اور عقل سلیم اسکو قبول کرتی ہے۔

۵۷۔ کھاتے وقت جب کھانسی یا چھینک آوے تو منہ کو بند کر لینا چاہیے اسکے متعلق

بھی کوئی حدیث مؤلف کو نہیں ملی۔

۵۸۔ ردی کو ادب پر کیٹرنے توڑنا چاہیے جیسا کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کرتے تھے۔

۵۹۔ کھی اگر کھانین گھر پرے تو اسکو پوری طور سے کھانین ڈبا کر نکال کر پھینک دی

کیونکہ کھی کے ایک بازو میں بیمار یونکا مادہ ہے اور دوسرے بازو میں کھی کے شفا ہے

اور کھی وہی پر اپنا کھانین ڈبا تی ہے جس میں بیماری کا مادہ ہے۔

۶۰۔ میوہ جات کو دھو کر کھائے کیونکہ ہر میوہ کے اوپر زرہ ہے۔

۶۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام خرمہ کو چھیل کر اسکا پوست اتار کر کھانا کر دے

جاتے تھے۔

۶۲۔ انار کو بیج گٹھلی کے کھانا چاہیے اس سے معدہ صاف ہوتا ہے۔ بدہضمی دفع

ہوتی ہے۔ کھانا ہضم ہوتا ہے گٹھلی معدہ میں تسبیح کرتی ہے۔

۶۳۔ کبرے کو نم سے کھانا چاہیے اور اسکو نیچے کی طرف سے کھائے اس طرح کھانے سے

برکت ہوتی ہے۔

۶۴۔ ایک وقت دو قسم کے میوے نہ کھائے بلکہ ایک ہی قسم کا میوہ ایک وقت میں

کھانا چاہیے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو ایک دقتین ایک ہی قسم کا میوہ کھائے گا اس کو ضرر نہ ہوگا۔

۶۵۔ انگور کا ایک ایک دانہ کھانا یا دودھ کا پھل یا چار دانہ ایک دفعہ میں کھانے سے حرص معلوم ہوتی ہے۔

۶۶۔ انگور اور انار کے سوا بے اور فواکھ کے دودھ و عدد ایک دفعہ نہ کھانا چاہیے۔  
نعمو عا جبکہ اور مسلمان لوگوں کے ساتھ کھانا ہو یا ان اگر وہ لوگ اجازت دیدین تو مضایقہ نہیں۔ اور اگر تنہا ہو تو اختیار ہی جسطرح سے چاہے کھائے۔

۶۷۔ جب نیا میوہ فصل میں نکلے اور اس کو کھائے تو پہلے اس کو بوسہ دے اور آنکھوں پر اس کو رکھے اور یہ دعا پڑھے۔ اللہم کما اذیننا اولکھافی عافیتہ فادنا آخرھافی عافیتہ۔

جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیا میوہ جب نوش فرماتے تھے تو یہی عمل کرتے تھے۔

۶۸۔ پُرانا میوہ نئی میوی کو ملا کر کھانا چاہیے۔

جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیا پُرانا خرّمہ ملا کر نوش فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس طرح سے کھانے میں شیطان کو بہت رنج ہوتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ یہ شخص میرا بن آدم اتنا زندہ رہا کہ نیا میوہ پُرانے میوہ سے ملا کر اس کو کھانا نصیب ہوا۔  
۶۹۔ خادموں کے ساتھ کھانا کھائے تو ان کے لیے علیحدہ خوان یا دسترخوان نہ بچھائی کیونکہ ماجزی اور توفیح انکسار کا اظہار اسی میں ہے جو شخص عداوت کے ساتھ کھانا کھاؤ بہشت اس کا مشاق رہتا ہے۔



۷۰۔ دسترخوان پر دیر تک بیٹھنا چاہیے پہنچنا نہ عمر میں شمار نہیں ہوتا ہی ایک حدیث حسن میں ہے کہ دسترخوان پر دیر تک بیٹھنے سے عمر زیادہ ہوتی ہے۔

۷۱۔ برتنوں میں کھانا کھلا ہوا نہ رکھے بلکہ سرپوش سے ڈھانک دے ورنہ شیطان انہیں تھوک دیتا ہے اور جہدِ بچا ہے کھا لیتا ہے۔

۷۲ صاحبِ خانہ کو چاہیے کہ آپ بغیر نفیس خود مہمانوں کی خدمت کرے خود انگو ہاتھ دھلائے۔

اگر مہمانوں میں باپ بیٹے ہوں تو باپ کا ہاتھ صاحبِ خانہ دھلائے اور بیٹی کا ہاتھ صاحبِ خانہ کا بیٹا دھلائے تاکہ مساوات رہے۔

جناب امیر المومنین علیہ السلام یہی کرتے تھے جب کوئی باپ بیٹے اس جناب کے یہاں مہمان ہوتے تھے تو باپ کے ہاتھ خود حضرت دھلاتے تھے اور بیٹے کے ہاتھ جفا محمد بن حنفیہ دھلاتے تھے۔ اور حضرت امیر علیہ السلام فرماتے تھے کہ اگر تنہا بیٹا آتا تو میں خود اس کے ہاتھ دھلاتا اور جب باپ بیٹے دونوں آدین تو یہی عمل کرنا چاہیو کیونکہ باپ اور بیٹے کو برابر رکھنا خدا پسند نہیں فرماتا۔

۷۳۔ روٹی چھوٹی چھوٹی یا (پتلی پتلی) پکانا چاہیے کیونکہ ہر روٹی میں برکت ہوتی ہے۔  
۷۴۔ رات کی غذا ترک نہ کرنا چاہیے اگرچہ ایک لقمہ یا ایک خرمہ کھا ہے یا تین لقمے روٹی کے نمک سے کھائے اور کم سے کم یہ ہے کہ ایک گھونٹ پانی پی لے یا سوکھا خراب خرمہ کھالے۔

راکھی غذا ترک کرنے سے بدن خراب ہو جاتا ہے۔ راکھی غذا جسم کو قوت دیتی ہے اور رے جو ان دونوں کا باعث قوت ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ بدن کی

پہلی خرابی رات کی غذا نہ کھانے سے ہوتی ہے۔

جورات کو غذا ترک کرے تو اُسکے بدن میں جو عشا نامی رگ ہو وہ مرجاتی ہے اور پھر کبھی زندہ نہیں ہوتی اور اسکی طاقت گھٹ جاتی ہے جو پھر پیٹ کر نہیں آتی۔ اور جو ہفتہ اور اتوار دونوں دن برابر رات کی غذا ترک کرے تو جو طاقت اُسکی پہلی جاتی ہو وہ چالیس روز تک پھر نہیں آتی۔ بدن میں ایک رگ ہو اسکا نام عشا ہے جورات کی غذا نہیں کرتا وہ رگ اُسکے لیے صبح تک بددعا کرتی رہتی ہے کہ جیسا تو نے مجھے بنو کا پیسا سا رکھا ہے خدا تجھے بھی ایسا ہی رکھے۔

۵۔ رات کا کھانا بعد نماز عشا ہونا چاہیے کہ وہ زیادہ نفع ہے اور انبیاء اور ائمہ علیہم السلام اسی وقت رات کا کھانا نوش فرماتے تھے۔

۶۔ بوڑھا شخص خالی پیٹ نہ سوے۔

۷۔ کھانیکو منہ سے نہ پھونکے ورنہ برکت جاتی ہے۔

بعض ہدیثوں میں ہے کہ گرم کھانیکو ٹھنڈا کرنے کیلئے اگر منہ سے پھونکے تو کھانہ میں نہیں ہے۔

۸۔ گرم کھانا کبھی نہ کھائے بلکہ ٹھنڈے ہونے کا انتظار کرے سرد کھانے میں برکت

ہو گرم کھانے میں برکت نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا گرم کھانے میں برکت

نہیں ہے اور شیطان اُس میں شریک رہتا ہے۔ ٹھنڈے کھانے میں برکت زیادہ ہوتی ہے۔

کھانیوالا خوب سیر ہو جاتا ہے۔ مرنے کا اُس سے خوف نہیں ہوتا۔ گرم کھانا دیکھ کر غم

کو یاد کرنا چاہیے۔

۹۔ پیالہ وغیرہ کے درمیان سے نہ کھائے بلکہ کنارے سے کھانا چاہیے کیونکہ

برکت درمیان کا حصہ ہے آتی ہے۔

۸۰۔ دسترخوان پر گوشت کو چھری چاقو سے نہ کاٹنا چاہیے۔

۸۱۔ ردی کو چھری سے نہ کاٹے بلکہ ہاتھ سے توڑے ردی کا کاٹنا اسکی بھجرتی

ہی ہاتھ سے توڑ نہیں اسکا احترام ہی۔ بعض مدینوین چھری سے کاٹنے کی جو اجازت مذکور ہو اس سے پہلے غرض ہی کہ کاٹنا حرام نہیں ہی۔

۸۲۔ جو تاپہنے ہوئے کھانا نہ کھانا چاہیے بلکہ کھانیکے وقت جوتا اتار دینا چاہیے۔

۸۳۔ ہڈی میں جو گوشت لگا ہوا رہتا ہی اسکو بالکل صاف نہ کر لے بلکہ ہڈی ہی

کچھ لگا رہنے دے ایسے کہ وہ قوم جن کا حصہ ہی اور جو کوئی اسکے غلات کریگا تو اس کے ٹھکر کی خیر و برکت جاتی رہیگی۔

ایک حدیث میں بالکل ہڈی صاف کر لینے کی اجازت ہی مگر اس سے مراد یہہ ہر کہ

یہہ فعل حرام نہیں ہی۔

۸۴۔ کھاتے وقت اگر کوئی سائل آجاوے تو اسکو رد نہ کرنا چاہیو۔

۸۵۔ حالت جنابت میں کھانا کھانا مکروہ ہی اور اس سے فقیری اور برص اور

نیان کا مرض ہو جاتا ہی۔ ہاں اگر وضو یا گلی کر لے یا ناک میں پانی کھینچے منہ کے یا منہ ہاتھ

دھو لے تو کراہت جاتی رہتی ہی

۸۶۔ ہنڈیا یعنی کاسی کو کھانا تیقت جھٹکنا نہ چاہیے کیونکہ ہر صبح اسپر ایک قطرہ بہشت ہی

فیکتا ہی۔

۸۷۔ جس دسترخوان پر شراب یا کوئی اور نشہ دار چیز کھائی پی جاتی ہو ان لوگوں کے

ہمراہ کھانا نہ کھائے نہ انکے ہمراہ وہاں بیٹھے وہاں بیٹھنا اور کھانا حرام ہی اور لعنت

وہاں نازل ہوگی انہیں سب داخل ہونگے۔

شراب ہر رائی کی گنجی ہو۔

جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ملعون ہی ملعون ہی جو شراب کے دسترخوان پر بیٹھے۔

دوسری حدیث میں فرمایا جو شخص خدا پر اور قیامت پر ایمان لایا ہو وہ شراب کے دسترخوان پر نہ بیٹھیکا۔

اور اس ممانعت کی لم (نافل) نے تو یہ لکھی ہے کہ ایسا مجمع اکثر موجب فساد ہوا کرتا ہے اور یہو دلعب میں داخل ہے۔

جناب ابن ادریس علیہ الرحمہ نے فرمایا جس دسترخوان پر خدا کی نافرمانی کی جائے اس پر کھانا حرام ہے۔

۸۸۔ کچا گوشت نہ کھانا چاہیے کچا گوشت درند و بکری غذا ہے اور اس سے پیٹ میں کیڑے پیدا ہوتے ہیں۔

۸۹۔ بلا ضرورت شدید چلتے ہوئے کھانا نہ کھانا چاہیے۔ اور جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک مرتبہ دودھ میں بھیگا ہوا روٹی کا ٹکڑا جو راہ چلتے ہوئے نوش فرمانا منقول ہے اس سے غرض یہ ہے کہ راہ چلتے ہوئے کھانا کچھ حرام نہیں ہے۔ اور جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے بھی جو یہہ فرمایا کہ (راہ چلتے کھانے میں کچھ حرام نہیں ہے اس سے بھی غرض حضرت کی یہی ہے کہ حرام نہیں ہے۔

۹۰۔ بیکہ لگا کر پیٹ کے بل یا چت لیٹ کر کھانا منع ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد مبعوث ہونے کے بھی اس طرح کھانا نوش نہیں فرمایا جو عجز و اکھار و توبہ کے خلاف ہے۔ اور کسی نبی نے بعد بعثت بیکہ لگا کر کھانا نہیں کھایا۔

اور ایک روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا اسطرح نوش فرمانا جو منقول ہے  
اُس سے مقصود وہی ہے کہ اسطرح سے کھانا کچھ حرام نہیں ہے مگر مکہ وہ ہے خلاف ادب و خلاف  
تواضع و انکسار ہے۔

۹۱۔ کھڑے کھڑے کھانا منع ہے۔

۹۲۔ بازار میں کھانا منع ہے کیونکہ رذیل پناہ ہے اور بازار میں شیاطین کا گھر ہیں  
اور زمین میں سب سے بڑی جگہ ہیں۔ گلی کو چہ میں بھی کھانا منع ہے۔  
مساجد میں بھی منع ہے کیونکہ وہ عبادت کی جگہ ہیں نہ کھانے پینے کی۔

۹۳۔ سونے چاندی کے ظروف میں بھی کھانا نہ کھائے کیونکہ سونے چاندی کے  
برتنوں میں کھانا حرام ہے۔ اور بدری ظروف (جن میں سونا چاندی ٹکڑے ٹکڑے کر کے لگایا  
جاتا ہے) میں بھی کھانا حرام ہے۔

۹۴۔ سلاطین کے دسترخوان سے کھانا نہ کھائے۔

۹۵۔ فی سوا یک ایست پر نہ کھاؤ اُس سے فقیری ہوتی ہے۔ اثنا عشر یہ میں اُس کو سید ابن  
فائم میناتی نے لکھا ہے۔

۹۶۔ مسلمان کی دعوت رد نہ کرے چاہے وہ پانچ میل پر کہوں نہ رہتا ہو مسلمان کی دعوت  
قبول کرنا دینی بات ہے۔

ایک حدیث میں مسلمان کی دعوت قبول کرنا اُن حقوق سے ہے جو شخص پر واجب ہیں۔  
دوسری حدیث میں ہے جسے مسلمان کی دعوت قبول نہ کی اُسے خدا کا گناہ کیا حضرت امام رضا  
علیہ السلام نے فرمایا سخی آدمی اور لوگوں کے کھانے کو اس لیے کھانا ہے کہ اور لوگ اس کا کھانا  
کھائیں۔ اور بخیل اس واسطے اور دیکھے یہاں نہیں کھانا کہ اُس کے یہاں کوئی نہ کھائے

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دعوت کتنی ہی چھوٹی اور مختصر ہو اسکو قبول کرنا چاہیے۔ اور مجھے اگر کوئی بکری کا ایک پیر بھی ہمیر لاکر دے تو میں اسے ضرور قبول کر دوں۔

ایک روایت میں ہے کہ اگر مجھے کوئی بکری کے پیر کی دعوت دے تو بھی میں اسکو قبول کر دوں۔ علامہ کی دعوت بھی وہ جناب قبول فرماتے تھے۔

جب کھانا کھانے پر تجھے کہا جائے کہ ادکھا تو اسکو منظور کر کیونکہ صاحبانہ براہِ تعظیم و تکریم ادکھا نیکو کہتا ہے اور اس سے انکار نہ کرنا کہنے والا اور زیادہ کھانے کی قسم دلائے۔

جو شخص سنتی روزہ رکھے ہو اور اسکو دعوت دی جائے تو اسکو چاہیے کہ دعوت قبول کرے اور روزہ کھولڈالے۔

۹۷۔ محض امیر و نکو دعوت دینا اور غریب کو اس دعوت میں مدعو نہ کرنا مکروہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو ولیمہ کی دعوت محض امرا کیلئے لگی ہو اور غریب کی اس میں شرکت نہ ہو ایسی دعوت کو قبول کرنا مکروہ ہے۔

۹۸۔ دعوت میں اپنے ہمراہ اپنے لڑکے کو بلا طلب لیجانا نہ چاہیے اور اگر صاحب خانہ کی مرضی کا علم نہ ہو تو لڑکے کو لیجانا حرام ہے۔

۹۹۔ بلا طلب بدون دعوت کسی کے یہاں نہ جانا چاہیے۔ اور اگر جائے اور کوئی ذلت ہو تو اپنے ہی کو ملامت کرے کیونکہ خود ہی اسکا باعث ہوا ہے۔

اور جب صاحب خانہ کی مرضی معلوم نہ ہو تو اسکا کھانا کھانا حرام ہے جو کوئی بے دقت

زیے ہوئے اور بدون بلائے کسی کا: ناکھائی تو گویا اُسے جہنم کی آگ کھائی۔  
ایک روایت میں ہے جو بلا دعوت کا کھانا کھائے اُسے جہنم کا شعلہ کھالیا جو کسی کی عورت  
بے بلائے جائے تو وہ عاصی ہے حرام کھانا اُسے کھایا ایک روایت میں ہے کہ ایسا شخص مثل  
جو رکے وہاں داخل ہوگا اور عیب ناک وہاں سے پھرے گا۔

جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ بلا اجازت میزبان مہمان  
اپنے غیر کو دعوت کا کھانا نہ کھلائے۔

۱۰۰۔ نوکر اور خادم سے یہ کہنا چاہیے کہ جلدی کھانا ختم کر۔

اور اُنکے کھا کر وقت اُنسے باتیں کرنا بھی نہ چاہیے۔

۱۰۱۔ صبح اور شام کے کھانیکے درمیان کچھ نہ کھانا چاہیے اُس سے بدن فاسد ہوتا  
ہے (بیاریاں پیدا ہوتی ہیں) اور خداوند عالم نے بھی بہشت میں کھانیکے ہی دو وقت  
بتائے ہیں جیسا کہ اس آیت میں فرماتا ہے: **لَهُمْ فِيهَا زُفُفٌ مِّنَ الْجَوْثِ وَغَشَّيَا**۔ اُن کیلئے  
اندق اُنکا بہشت میں صبح شام ہے۔

۱۰۲۔ گوشت کو ہمیشہ نہ کھائے (کبھی کبھی ناغہ کیا کرے) ورنہ دلین قساوت پیدا

ہو جاتی ہے

اور جلیج شراب کی عادت نہیں جاتی ہمیشہ گوشت خوری سے اسکی بھی عادت  
نہیں چھوٹ سکتی۔

ایک دن میں دو دفعہ گوشت نہ کھائے بلکہ تیسرے دن کھائے۔ ایک روایت میں ہے کہ  
ہفتہ میں ایک دن گوشت کھائے۔

جو کوئی چالیس روز تک برابر گوشت کھائے تو اُسکا دل سخت ہو جاتا ہے۔ اور

شیطان اپنے ہمراہی کے شیطانوں سے کہتا ہے کہ تم گوشت اور نشہ دار چیزیں اور عورتوں (ذریعہ سے بنی آدم کو بچانا کرو) کیونکہ انہیں تین چیزیں تبصر علی برائیان جمع ہیں دروس میں جناب شہید ثانی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ بیمار ہی یا روزہ کی وجہ سے گوشت کو برابر دو ہفتہ یا زیادہ کھائے تو کچھ حرج نہیں ہے۔

اور بعض احادیث میں ہمیشہ اور روزانہ گوشت کھانگی اجازت وارد ہوئی ہے کہ ہمیشہ اور روزمرہ گوشت کھانہیں کچھ حرج نہیں ہے۔ اور وہ روایات جسے روزانہ اور نشہ گوشت خوری کا مکروہ ہونا ظاہر ہوتا ہو ان کے راویوں کی غلطی ظاہر کی گئی ہے اس طرح سے کہ دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا تھا۔ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ اَھْلَ بَيْتِ الْاَكُوْنِ بِیْ یَوْمَہٗ یُخَوَّلُ الْاَنْفُ خَدَّائِہٖمُ لَوْ کُنُوْا دُوْسَتْ نَّہِیْنِ رَکْعَتَا جَنَکَ گھر دین آدمی کا گوشت کھایا جائے یعنی آدمی کو غیبت کی جائے۔ ان راویوں نے اس سے حلال جانور کا گوشت کھانا روایت کر دیا۔ ۱۰۳۔ ہمیشہ پھل نہ کھانی چاہیے اس کے ہمیشہ کھانیسے بدن گھل جاتا ہے۔

۱۰۴۔ سب کھانہ نہیں گوشت کو اختیار کرنا چاہیے بہ نسبت اور غذاؤں کے گوشت کے زیادہ کھانے زیادہ پسند نہیں کچھ حرج نہیں ہے۔ گوشت کھانیسے گوشت پیدا ہوتا ہے۔ گوشت سے سماعت بصارت زیادہ ہوتی ہے۔

ایک لقمہ گوشت چربی دار کھانیسے اُسی کے برابر بیماری دفع ہوتی ہے۔ چربی دار گوشت کا ہر لقمہ جو معدہ میں جاتا ہو اس سے بیماریاں دفع ہوتی ہیں اور شفا حاصل ہوتی ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب غذاؤں میں زیادہ گوشت کو پسند فرماتے تھے اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ بَعْضُ بَیْتِ الْحَمْرِ جَدِ اَشْمَنِ رَکْعَتَاہِیْ اُس گھر کو جس میں گوشت کھایا جائے



یہ حدیث جو ہر اسکی تفسیر اور چند بیوقوفین نے اسطر سے وار دہوئی ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ يَبْخُضُ  
اَلْبَيْتَ الَّذِي يُوْكَلُ فِيْهِ رُحُوْمُ الْاَنْسِ اَلْغَيْبَةِ خدا ان گھروں کو دشمن رکھتا ہے جن گھروں میں غیبت کر کے  
آدمیوں کا گوشت کھایا جاتا ہے۔

۱۰۵۔ دست اور پٹھے کا گوشت کھانا چاہیے بہ نسبت ران وغیرہ کے وہ بہتر ہوتا ہے  
کیونکہ بول و براز کے مقام سے دُور ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام خادم سے فرماتے تھے کہ جا فور کے اگلے حصہ کا گوشت ہمارا  
واسطے لایا کر دیکھئے حصہ کا گوشت نہ لایا کر دیکھو نہ کہ پہلا حصہ چرنیکے آلات سے قریب ہے  
اور اذیت سے دُور ہے۔

۱۰۶۔ چالیس روز تک مسلسل برابر گوشت ترک کر نیسے اخلاق خراب ہو جاتی ہیں  
ایک حدیث میں ہے کہ چالیس دن گوشت نہ کھانیسے اخلاق اور بدن دونوں میں  
خرابی ہو جاتی ہے۔

جو کوئی بہت دنوں تک گوشت نہ کھائے اسکی عقل فاسد ہو جاتی ہے۔  
۱۰۷۔ دسترخوان پر ڈکار نہ لینا چاہیے اور ڈکار آئے تو آسانی کی طرف منہ نہ اٹھائے  
و کار نعمت ہے جب ڈکار آئے تو خدا کا شکر کرے۔

۱۰۸۔ مہانگو چاہیے کہ میزبان کے کھانے کی خدمت نہ کرے عیب نہ نکالے بلکہ مہمان اور  
میزبان کی خصوصیت نہیں ہے شخص کو چاہیے کہ کھانے کی خدمت نہ کرے جناب رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کسی کھانے کی خدمت نہیں فرمائی جو کھانا پسند آتا تھا وہ  
فوش فرالیتے تھے اور جو پسند نہ ہوتا تھا اسکو ترک کر دیتے تھے۔ مگر خدمت اُس کی  
نہیں فرماتے تھے۔

۱۰۹۔ میزان اور صاحب خانہ کو چاہیے کہ اپنے کھانیکہ تعریف نہ کرے (مؤلف) یہ بات آداب طعام میں تو غالباً مذکور ہو چکر کوئی حدیث اس مضمون کی مجھے اب تک نہیں ملی مگر عقل سلیم بھی اسکی مؤید اور متقاضی ہے کہ آدمی اپنے کھانیکہ تعریف مہمان وغیرہ سے نہ کرے۔  
 ۱۱۰۔ مہانے سامنے صاحب خانہ نے جو کچھ پیش کیا ہو اسکو کم اور حقیر سمجھ کر پیش نہ کرے۔  
 ۱۱۱۔ مہانے کو بھی یہی چاہیے کہ جو اُسکے سامنے آیا ہو اسکو حقیر و کم نہ خیال کرے بلکہ ہر شخص کو لازم ہے کہ جو غذا وغیرہ کوئی برادر ایمانی اُسکے سامنے پیش کرے اسکو کم اور حقیر نہ جائے۔  
 اور جو کوئی ایسا کریگا اسکا وہ دن اور رات خدا کی ناراضی میں بسر ہوگی۔  
 ۱۱۲۔ مہانے کو لازم ہے کہ میزان کو ایسی چیز کی تکلیف نہ دے جو اُسکے گھر میں نہ ہو اور باہر سے لانیکی اُسے ضرورت ہو۔

۱۱۳۔ جو شخص کسی کے یہاں بے دعوت دیے ہوئے جائے تو اسکو لازم ہے کہ صاحب خانہ کو تکلف کرنیکی تکلیف نہ دے۔ بلکہ جو کچھ صاحب خانہ اُسکی خدمت کرے اسکو بہت جائے۔  
 ۱۱۴۔ صاحب خانہ کو چاہیے کہ جسکی دعوت کی ہو اُسکے واسطے تو تکلف کرے اور بلا دعوت جو خود سے آیا ہو اسے لیے کچھ تکلف ضروری نہیں ہے۔

۱۱۵۔ مومن کو چاہیے کہ اپنے برادر ایمانی سے (کھانہ میں) شرم نہ کرے۔  
 ۱۱۶۔ اچھی طرح اور زیادہ اور خوشی سے اور خندہ پیشانی سے اپنے برادر ایمانی کے یہاں کھانا کھانا چاہیے اور شرم نہ کرے۔ اور کم نہ کھائے۔ محبت اسی میں ظاہر ہوتی ہے جب آدمی کسی کے یہاں اچھی طرح سے کھانا کھاتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی بے تکلفی سے اچھی طرح ہمارے پاس کھانا کھائے وہ ہرگز زیادہ دوست رکھتا ہے ہرگز زیادہ چاہتا ہے۔

انہیں حضرت نے ایک شخص سے فرمایا جو اس جناب کے یہاں کھانا کھا رہا تھا  
مجھے معلوم ہے کہ آدمی کی محبت اور دوستی دوسرے کیساتھ بے تکلفی اور زیادہ کھانی سے  
پہچانی جاتی ہے۔

بچنے کھانوں کو جس سے زیادہ محبت ہو اسکا کھانا خوب پیٹ بھر کے بے تکلف کھانا  
اور جس سے زیادہ محبت نہیں ہو وہاں تکلف کر گیا کم کھائیگا۔

۱۱۷۔ مہکوکچہ کھانا ضرور چاہیے اگرچہ اکیلی مٹکڑا روٹی کا ہو۔ گھر سے بدون کھائی ہو  
باہر نہ ملے اس میں عزت ہو اور حاجت پوری ہوتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ صبح کی ناز پڑھ کر ایک ہی ٹکڑا روٹی کا  
کھالیا کر اس سے رونق رہتی ہے حرارت دفع ہو جاتی ہے ڈائریسین اور مسوڑی مضبوط  
ہوتے ہیں۔ روزی زیادہ ہوتی ہے خلق اچھا ہوتا ہے۔

۱۱۸۔ جو کوئی ہر روز ناشتہ میں اکیس دانہ منقے کے کھائے تو اسکو بجز مرض موت کوئی  
بیماری نہ ہوگی۔

ایک روایت میں ہے روزانہ اکیس دانہ منقے کے کھانیسے سب بیماریاں دفع ہو جاتی  
سوائے مرض موت کے۔

ایک روایت میں ہے جو ہمیشہ منقے کھائے سوائے مرض موت کو کبھی بیمار نہ ہوگا۔  
ایک روایت میں ہے جو ہمیشہ ناشتہ میں کھایا کرے کوئی خرابی اپنے بدن میں نہ دیکھے گا۔  
کتاب دہائم میں روایت ہے کہ جو کوئی اکیس دانہ منقے کے بچ نکال کر ناشتہ میں کھا  
کرے بجز مرض موت کبھی بیمار نہ ہوگا۔

۱۱۹۔ جو کوئی سوئے دقت ساٹ دانہ مدنی خرمہ کے کھایا کرے تو اس کے پیٹ کے

کیڑے کچھوے مر جاتے ہیں۔

مدینہ کے خرمہ سے مراد وہ خرمہ ہی جسکے درخت کا نام مدینہ معظمہ میں لیندہ ہے۔

۱۲۰۔ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص سوتے وقت سات دانے کاسنی کے کھائے اُس رات میں وہ درد قولنج سے محفوظ رہیگا۔

۱۲۱۔ ہر شخص کو لازم ہے کہ اپنے عیال کی مرضی کا کھانا کھائے محض اپنی پسند کا نہ کھاے اسلیے کہ مومن کی شان یہ ہے کہ وہ عیال کی مرضی کا کھانا کھاتا ہو اور منافق اپنی مرضی کا کھاتا ہو۔

۱۲۲۔ جب کوئی شخص کسی شہر میں داخل ہو تو اُسے چاہیے کہ سب سے پہلے دہانگی پیاز کھائے اسلیے کہ پیاز دبا کو دفع کرتی ہے۔

ایک روایت میں ہے جب تم جدید شہر یا جدید مکا میں داخل ہو اور تم کو دبا کا خوف ہو تو پیاز کھاؤ۔

پیاز بینائی کو جلا دیتی ہے بالونکو صاف کرتی ہے۔ منی کو زیادہ کرتی ہے دبا کو دفع کرتی ہے۔ بدنین جو بٹھے ہیں انکو طاقت دیتی ہے۔

۱۲۳۔ مچھلی کھانیکے بعد خرمہ یا شہد کھانا چاہیے کہ اُسے مچھلی کا ضرر دفع ہو جاتا ہے۔ جو شخص مچھلی کھا کر رات کو سوئے اور اُسکے بعد خرمہ یا شہد نہ کھائے تو ساری رات اُس میں جو فالج کی رگ ہو وہ صبح تک برابر بھڑکتی رہتی ہے۔

۱۲۴۔ کتاب المجالس میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب تو مچھلی کھائے تو اُس پر پانی ضرور پینا چاہیے۔

۱۲۵۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے رسالہ ذہبیہ میں فرمایا کہ مچھلی اور انڈا ایک ہی

وقت نہ کھانا چاہیے کہ دونوں ایک ساتھ کھانیسے تو لہجہ نقرس بوا سیر اور ڈاڑھ صوبہ نہیں درد پیدا ہوتا ہے

۱۲۶۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ مصری مٹی کے برتن میں جو چیز کائی جائے اور کھانا کر دہ جانتا ہوں۔ اور مصری مٹی سے سرو صونا مجھے پسند نہیں اس سے ذلت پیدا ہوتی ہے غیرت جاتی رہتی ہے اور بے غیرتی پیدا ہوتی ہے۔

۱۲۷۔ جب کسی دوسرے شخص کے پاس کسی جاعت کیساتھ کھانا کھائے تو اگر سیر بھی ہو جائے تو کھانے سے ہاتھ نہ اٹھائے تاکہ اور لوگ شرمندہ نہ ہوں اور جب تک وہ گویا فارغ نہ ہوں دسترخوان پر سے نہ اٹھے۔

۱۲۸۔ کھانیکے انگلیوں کو چوسنا مستحب ہے انگلی کے چوسنے سے برکت ہوتی ہے فرشتے اس پر صلوات بھیجتے ہیں۔ جو شخص وہ انگلی چوسے جس سے کھایا ہے تو خداوند عالم خود فرماتا ہے خدا تجھے اس کھانے میں برکت عطا فرمائے۔

۱۲۹۔ پیالہ کا سہ رکابی جسمیں کھایا ہے اس کے چاٹنے سے فرشتہ صلوات بھیجتے ہیں اور وسعت رزق کی دعا دیتے ہیں اور نیکیاں اس کیلئے لکھی جاتی ہیں۔ جو کا سہ کو جسمیں کھایا ہے پونچھ کر صاف کر لے تو گویا اس نے اسی کا سہ کی برابر تصدق کیا خیرات دی۔ اور کا سہ اس کیلئے استغفار کرتا ہے۔ پیالہ میں جو کھانا لگا رہا ہے اس کے کھانے میں بہت برکت ہوتی ہے۔

۱۳۰۔ ہاتھ میں جو غذا لگی ہو اسکو رومال سے نہ پونچھے ایسا کرنا کھانیکے عظمت کے

خلاف ہے۔

۱۳۱۔ جس رومال میں بگنائی ذخیرہ لگی ہو اسکو گھر میں نہ رکھے کہ وہ شیطان کا

گھر ہے۔

۱۳۲۔ اپنے گھر میں جب آدمی کھانا کھائے اور دسترخوان پر جو روٹی وغیرہ کے

ریزے گرین اُسکو کھالینا چاہیے کہ وہ حور و نکاح ہر مرض کی دوا ہے۔ جنون اور جذام اور برص اور قی (ماء الاصفی) اور حماقت اور ذات الجنب سے موجب طہارت ہے جو کوئی اُسکو کھائیگا اُسکا دل علم اور حلم اور ایمان سے مامور ہو جائیگا۔

وہ گرا ہوا کھانا کھانے والے کے لیے خداوند عالم سے مغفرت کرا کے شکم سے نکلے گا۔ اُسکے کھانے والے آئندہ ساتیشتون تک کی فقیری جاتی رہتی ہے۔ اولاد زیادہ ہوتی ہے۔ تین یشت آئندہ تک حرام سے حفاظت ہو جاتی ہے۔

۱۳۳۔ اگر جنگل میں صحرا میں کھانا کھایا ہے تو دسترخوان پر جو کچھ گرے وہ چڑیوں اور جانوروں کے لیے چھوڑ دے۔

۱۳۴۔ دسترخوان پر جو کچھ گرا ہے اُسکا نہ کھانا بھی آداب طعام میں لوگوں نے لکھا ہے مگر اب تک مجھے اس کے متعلق کوئی حدیث نہیں ملی۔

۱۳۵۔ روٹی کا ٹکڑا یا خرما جو زمین پر پڑا ہو اُسے اُسکو اٹھا کر کھالے اُس کے کھانے سے بہشت اُس پر واجب ہو جاتا ہے۔

ایک روایت میں ہے خدا اُسے بخشتیتا ہے۔

جو کوئی زمین پر روٹی کا ٹکڑا وغیرہ پڑا ہو اُسے اور اُسکو پونچھ کر یاد دھو کر کھائے تو خداوند عالم آتش جہنم سے اُسے نجات دیتا ہے۔

دھوکہ دیا جی جگر رکھ دے تو ستر نیکیاں اُسکے واسطے لکھی جاتی ہیں۔

ایک روایت میں ہے جو راہ میں روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا پائے اور اُسکو اٹھا کر صاف کئے دیوار کے سوراخ میں رکھ دے تو اُس کیلئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور اگر اُسکو کھالے تو دو نیکیاں لکھی جاتی ہیں جو بڑھتی رہتی ہیں۔

۱۳۶۔ جب فواکھ مثل خر بوزہ وغیرہ کے کھائے اور مہینہ کچھ باقی رہ جائے تو اُسے پھینک نہ دے بلکہ اور کسی کے کھانے کیلئے چھوڑ دے۔

۱۳۷۔ دسترخوان جہان بچھایا جائے یا خوان جہان رکھا جائے اُسکے پاس گرد اگر دھجاؤ دینا چاہیے۔

۱۳۸۔ جبکہ یہاں کھانا کھائے اُسکو دعا دینا چاہیے۔

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ یہاں کھانا نوش فرماتے تھے تو یہ دعا دیتے تھے۔ روزہ دار اور نیک لوگ تمہارے پاس کھاتے رہیں۔ فرشتے تمہاری صلوات بھیجتے رہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ پاس افطار فرماتے تھے تو اس طرح دعا دیتے تھے روزہ دار اور نیک لوگ تمہارے پاس کھاتے رہیں اور فرشتے تمہاری صلوات بھیجا کریں۔

۱۳۹۔ بعد کھانا کھانیکے داہنا پیر یا تین پیر پر رکھ کر چیت لیٹنا چاہیے کتابہ و شین لکھا ہے کہ بایان پیر و اسٹہ پیر پر رکھ کر لیٹے۔ کھانیکے بعد لیٹنے سے رگوں میں غذا دھڑکتی ہے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کھانیکے بعد چیت لیٹنے سے بدن فرسہ ہوتا ہے کھانا اہم ہوتا ہے بیماری دفع ہوتی ہے۔ رسالہ ذہبیہ میں حضرت امام رضا علیہ السلام

اور شادی جو چاہے کر اُسکی غذا منعم ہو تو بعد غذا وہ دانی کر دے پر لیٹ جائے اُسکے بعد بائیں کر دے لے کر سو جائے۔

۱۴۰۔ بعد غذا دانتوں میں خلل کرنا چاہیے اُس سے زرق میں زیادتی ہوتی ہے منہ صاف ہوتا ہے اچھا رہتا ہے سوڑے اور وارھین اچھی رہتی ہیں۔

ایک روایت میں ہے خلل کر نیسے وارھونکی صحت رہتی ہے دانتوں میں جو کھانا چاہیے اور جب وہ مڑتا ہے تو اُسکی بوسے فرشتوں کو ایذا ہوتی ہے۔

جب مومن نماز پڑھتا ہے اگر اُس نے دانتوں میں خلل نہ کی ہو تو اُسکی بوسے فرشتوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ آدمی کا منہ کراہا کاتبین کے رہنے کی جگہ ہے اور اُس کا لعاب بن بجائے سیاہی ہے اور اُسکی زبان بجائے قلم ہے اسی لعاب سے اور زبان سے کراہا کاتبین لکھتے ہیں۔ منہ میں جو غذا رہ جائے اُسکی بوسے اُنکو بہت تکلیف ہوتی ہے۔

آسمان میں ایک فرشتہ ہے جو چار تار ہوتا ہے کہ خدا برکت دے اُن لوگوں کو جو خلل کرتے رہتے ہیں۔

۱۴۱۔ خلل کے سرے کو توڑ ڈالے تاکہ سوڑے خون نہ نکلے اور خلل کو مس نہ کرے شیطانیں کا گھر ہے۔

۱۴۲۔ مہانجے واسطے خلا میں مہیا رکھے۔

حدیث میں ہے کہ منجملہ مہانجے حقوق کے ایک حق اُسکا یہ ہے کہ خلا میں اُسکی بے صاحب موجود رکھے۔

۱۴۳۔ خلل کر نیسے جو نکلے اُسکو ٹھوک دے، کیونکہ وہ فراہم چیز ہے اُس سے بہت



دیکھ کر پہچانی جاتی ہے۔

ایک روایت میں ہے اسکو کھالے چاہے پھینک دے۔

ایک روایت میں ہے جو چیز جو کھانا مسوڑے میں لگا رہ جائے اسکو کھالینا چاہیے اور جو بعد خلل دانتوں سے نکلے اسکو پھینک دے۔

ایک روایت میں ہے جو منہ کے اگلے حصہ میں لگا رہ جائے اسکو کھالے اور جو دانتوں سے نکلے اسکو پھینک دے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا جو چیز تالو اور گھٹری میں لگی رہ جائے اسکو کھالینا چاہیے اور جو دانتوں سے نکلے اسے نہ کھائے۔

۳۴۱۔ جھاڑ سے خلل کرنا موجب فقر ہے۔ گھاس سے خلل کرنا بھی باعث فقر ہے۔ سید قائم مینانی نے اثنا عشرین لکھا ہے۔

تکس کے تنکے اور انار کے تنکے سے خلل کرنا جذام کے مادہ کو جانین لاتا ہے۔

لوہی کی خلل اور خرّمہ کے پتے اور خرّمہ کے تنکے سے خلل نہ کرے۔ جو کوئی خرّمہ کے تنکے سے خلل کرے اسکی چھ روز تک کوئی حاجت پوری نہیں ہوتی ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ سات روز تک حاجت پوری نہیں ہوتی اگر مجبوری ہو تو خرّمہ کے تنکے پر چھلکا ہو اس سے خلل کر سکتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ انار اور خرّمہ کے تنکے اور لوسہ کی خلل کر نیسے اکلہ رنگ ہو سکتی ہے۔

۳۴۵۔ خلل کر نیسے بعد بدون کلی کیے ہوئی پانی نہ پینا چاہیے۔

۱۴۶۔ دودھ پینے کے بعد کئی کرنا چاہیے۔

۱۴۷۔ جب پانی پینے کا ارادہ کرے تو بسم اللہ کہنا چاہیے۔

اور کتاب مکارم الاخلاق میں یہ دعا بھی منقول ہے۔ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مُنْزِلِ الْمَاءِ  
مِنَ السَّمَاءِ وَمُصْرِفِ الْأَمْرِ كَيْفَ يَشَاءُ بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَا شَاءَ۔

۱۴۸۔ پانی پینے کے بعد الحمد للہ کہنا چاہیے۔ جو کوئی پانی پینے کے وقت بسم اللہ کہے  
اور بعد فراغ الحمد للہ کہے تو کوئی ضرر اسکو پانی سے نہ ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پانی نوش فرماتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔  
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَقَانَا عَذْبًا زَكَاةً وَطَهُرًا وَلَمْ یَسْقِنَا مِلْحًا اُجَابًا وَلَمْ یُؤَاخِذْنَا بِذُنُوبِنَا۔  
ایک روایت میں یہ دعا سطر سے منقول ہے۔ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَقَانَا عَذْبًا  
زَكَاةً وَطَهُرًا وَلَمْ یَسْقِنَا مِلْحًا اُجَابًا وَلَمْ یُؤَاخِذْنَا بِذُنُوبِنَا۔

ایک حدیث میں یہ دعا منقول ہے۔ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَقَانِیْ عَذْبًا زَكَاةً وَطَهُرًا  
وَلَمْ یَسْقِنِیْ مِلْحًا اُجَابًا وَلَمْ یُؤَاخِذْنِیْ بِذُنُوبِیْ۔  
فَاَوْضَا نِیْ وَعَفَا نِیْ وَكَفَا نِیْ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ مُّسْقِیْرِ الْعَادِیْنَ مِنْ حَوْضِ مُحَمَّدٍ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَتَسْعُدْهُ بِمِلْحٍ فَقْدٍ یُّرْهِمُكَ بِاَنْزَحَمِ الرَّاحِمِیْنَ۔  
ایک روایت میں یہ دعا منقول ہے۔ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَقَانِیْ عَذْبًا  
زَكَاةً وَطَهُرًا وَلَمْ یَسْقِنِیْ مِلْحًا اُجَابًا وَلَمْ یُؤَاخِذْنِیْ بِذُنُوبِیْ۔

۱۴۹۔ داہنے ہاتھ میں پانی کا ٹکڑا لیکر پینا چاہیے بائیں ہاتھ سے پانی نہ پئے  
بائیں ہاتھ سے شیطان پیتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا بائیں ہاتھ سے ایک بار پینا جو منقول ہے وہ اس لیے ہے  
کہ جائزہ حرام نہیں۔

۱۵۰۔ پانی پلانیوالیکو چاہیے کہ آپ خود سہ کے بعد پانی پیے۔

۱۵۱۔ پانی کو ٹھہر ٹھہر کے پینا چاہیے غٹ غٹ نہ پیے اُس سے دردِ گل ہو جاتا  
خوف ہے۔ اور دیر نہ تالاب وغیرہ سے جب پینا ہوا در کوئی طرف نہ ہو تو چلو سے پانی  
پینا چاہیے منہ لگا کر جیسے جانور پیتے ہیں نہ پینا چاہیے۔

۱۵۲۔ تین سانس میں پانی پینا چاہیے۔ پہلا گھونٹ خدا کے شکر کا ہے دوسرا گھونٹ  
شیطان کے دفع کیلئے ہے تیسرا گھونٹ موجب شفا امراضِ شکی ہے۔ ایک دم ایک سانس میں  
پانی پینا نہ چاہیے اس طرح سے ادنٹ پیتا ہے کہ جب تک وہ میرا پ نہ ہو جائے پانی ہی نہیں اٹھا  
پانی کے ہر گھونٹ پر بسم اللہ کہنا چاہیے اور جب پانی پینے میں سانس لے تو الحمد للہ  
کہے اگر بسم اللہ والحمد للہ کہے تو خدا انکو بہشت عطا فرمائے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ تین گھونٹ یا دو گھونٹ میں پانی پینا چاہیے۔  
ایک روایت میں ہے کہ اگر پانی پلانیوالا تیرا فلام ہو تو تین گھونٹ میں پانی پینا چاہیے  
اور آذانِ خمس کے ہاتھ سے پیے تو دو گھونٹ میں ہے۔

۱۵۳۔ مومن کا جھوٹا جھوٹا ہوا پانی پینا چاہیے اُس میں خدا نے شفا رکھی ہے اور اُس  
فصل سے ماجزی ظاہر ہوتی ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ اُس میں شتر پیارے شفا ہے۔ اور جو کوئی مومن کا جھوٹا  
پانی تبرک کے خیال سے پیے تو خداوند عالم ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو دونوں شخصوں  
کیلئے مغفرت کی دعا کرتا رہتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ کوزہ میں پانی پینا برص اور جذام سے موجب حفاظت ہے  
۱۵۴۔ خوش کھانا ہوا پانی پینا چاہیے بہت نافع ہے اور اس سے کوئی ضرر نہیں

۱۵۵۔ منقول ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شام کے بنے ہوئے پیالوں میں پانی نوش فرمایا کرتے تھے۔ اور لوگ بطور ہدیہ اُس جناب کے واسطی شام سے وہ کاس لائے رہتے تھے اور وہ جناب فرماتے تھے کہ مدینہ کے بنے ہوئے پیالوں سے یہ شامی پیالہ بہت اچھے ہیں۔

ایک روایت میں ہو کہ شیشہ کے کالے صبر شام سے آتے تھے انہیں وہ حضرت پانی نوش فرماتے تھے۔

۱۵۶۔ خرمہ کھانیکے بعد پانی پینا چاہیے۔ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام جب ادنیٰ قسم کا خرمہ نوش فرماتے تھے تو امیر پانی نوش فرماتے تھے۔  
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا خرمہ کھانیوالے کو چاہیے کہ اُسکے زوہر پانی پیے۔

۱۵۷۔ پانی کو مزالے لیکر پینا چاہیے۔ جو دنیا میں پانی کو مزالے لیکر پیے گا خدا اُسکو بہشت کے پانی کی لذت چکھا بیگا۔

۱۵۸۔ جب پانی پیے تو خاص آلِ عباس شہید کر بلا حضرت امام حسین علیہ السلام کی پیاس کو یاد کرے اور اُنکے قاتل پر نفرین کرے۔

• حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے تھے کہ سرد پانی میں جب پیتا ہوں تو حضرت امام حسین کی پیاس کو یاد کرتا ہوں۔ اور جو بندہ پانی پیتے وقت اُن جناب کو یاد لگے اہل بیت کو یاد کرے اور اُنکے قاتلوں پر نفرین کرے تو خداوند عالم لاکھ نیکیاں

اسکا دل شل برف کے ٹھنڈا ہو گا یعنی قیامت کے دن اسکو پیاس نہوگی۔

۱۵۹۔ کھڑے کھڑے پانی پینا نہ چاہیے اُس سے ایسی بیماری پیدا ہو جاتی ہے جو کئی دوا نہیں سوا اسکے کہ خداوند عالم شفا عطا فرمائے۔

اسطح پانی پینے سے شیطان بھی اُسکے ساتھ پانی پیتا ہے۔ جو کوئی اسطح پانی پیے شیطان کا اسپر تسلط ہو جاتا ہے کہ بحر خداوند عالم اسکو کوئی دفع نہیں کر سکتا۔ اور جو حالات اور اوقات شیطان کے انسان پر قابو پانے میں منجملہ اُنکے کھڑے کھڑے پانی پینا بھی ہے۔

روایات متعددہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرات ائمہ علیہم السلام کا جو پانی پینا کھڑے کھڑے دارد ہوا ہے اور یہ بھی ارشاد ہوا کہ اس میں کچھ حرج نہیں ہے اس کو ہی مراد ہے کہ اسطح پانی پینا حرام نہیں ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ دن میں بحالت قیام پانی پینا مفید ہے اور رات کو مضر ہے اُس سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔

ایک روایت میں ہے جب رات میں پانی پیے تو یہ کہے۔ یا مَاءُ عَلَیْكَ السَّلَامُ مِنْ مَاءِ ذُرْمٍ وَمَاءِ الْفَرَاتِ۔ اس کے کہنے سے پھر کوئی ضرر رائے پانی پینے سے نہیں ہوتا ہے۔

کتاب مکارم الاخلاق میں ہے کہ یہ الفاظ تین مرتبہ کہے۔ ایک روایت میں ہے کہ رات کو جب پانی پیے تو پہلے ظرف کو ہلائے اور اُس کے بعد یہ کہہ کر۔ یا مَاءُ ذُرْمٍ وَمَاءُ الْفَرَاتِ یَقْرَأُ لَكَ السَّلَامُ۔ پانی پیے۔

۱۶۰۔ برتن کے کنارے سے پانی نہ پیے وہ شیطان کا مقام ہے اور وہاں میل جمع ہوتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ کوزہ کے قبضہ کی طرف سے پانی پینا نہ چاہیے وہ مقام شیطان ہے بلکہ کوزہ کے لب سے پانی پینا چاہیے۔

۱۶۱۔ ٹوٹے ہوئے برتن میں اس مقام سے جہاں ٹوٹا ہے پانی پینا نہ چاہیے وہ مقام شیطان ہے اور شیطان کے پینے کی جگہ ہے۔

۱۶۲۔ مشک کے منہ سے پانی نہ پیے۔ جناب رسالتاً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشک کا منہ لپیٹ کر اس سے پانی پینے کو منع فرمایا ہے اور اس منع فرمانے کی وجہ کتاب و عاظم میں مذکور ہے کہ جب ایسی مشک سے کوئی پانی پیئے تو ممکن ہے کہ کوئی کبیرا کوڑا سانپ بچھو پیئے والیکے منہ میں چلا جائے جو مشک کے اندر پانی کے ہمراہ آگیا ہو۔ اور اس سے یہ بھی استفادہ ہوتا ہے کہ ایسے برتن میں جس میں پانی دکھائی نہ دیتا ہو مثل لوطہ وغیرہ کے پانی پینا مکروہ ہے اور کھلے منہ کے برتن میں پانی پینا مستحب ہے۔

۱۶۳۔ پانی پینے سے پہلے چاہیے کہ پانی پینے کے ظرف کو دیکھ لے کہ پانی میں کوئی چیز کھڑا نہ ہو۔

۱۶۴۔ زیادہ پانی پینا نہ چاہیے۔ پانی کی زیادتی ہر بیماری کا مادہ ہے۔ اگر آدمی پانی کو کم پیا کرتے تو اس کے جسم درست رہتے جو پانی کم پیئے گا اس کا بدن صحیح رہیگا۔

۱۶۵۔ زیادہ پانی پینا نہ چاہیے۔ پانی کی زیادتی ہر بیماری کا مادہ ہے۔ اگر آدمی پانی کو کم پیا کرتے تو اس کے جسم درست رہتے جو پانی کم پیئے گا اس کا بدن صحیح رہیگا۔

کتاب وسائل الشیعہ میں یا سرخادم امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے۔ یا سرخادم نے کہا حضرت بنے مجھے فرمایا کہ کھانیکے بعد زیادہ پانی پینے میں حرج نہیں ہے۔ کھانیکے بعد

البتہ زیادہ پینا نہ چاہیے اور فرمایا حضرت نے جو شخص ابھی طرح کھانا کھائے اور پانی نہ پیئے تو خوف ہو کہ اُسکا پیٹ پھٹ جائے۔

کتاب مکارم الاخلاق میں یہی روایت یا سرخادم حضرت امام رضا علیہ السلام کی دو ایک لفظ کے فرق سے مذکور ہے۔

۱۶۵۔ سونے اور چاندی اور بدری کے برتنوں میں پانی پینا نہ چاہیے کیونکہ ایسے برتنوں میں پینا حرام ہے۔ اگر کوئی برتن اور نلے اور بدری کا موجود ہو تو اُس میں سطر حصے پانی نہ سکتا ہو کہ جس جگہ چاندی یا سونا اُس میں نہیں لگا ہو وہاں ٹھہ لگا کر پی لیوے۔

۱۶۶۔ کھانیکے درمیان میں پانی نہ پینا چاہیے اس سے بدن میں رطوبت پیدا ہو جاتی ہے بعدہ ضعیف ہو جاتا ہے اور گین کھانیکے طاقت کو قبول نہیں کرتی ہیں۔

۱۶۷۔ جب چربیلا گوشت کھائے تو جلدی پانی نہ پیئے توقف کر کے پینا چاہیے۔ چونکہ گوشت پر فوراً پانی پینے سے بیمار یاں پیدا ہوتی ہیں۔

۱۶۸۔ پانی پیتے وقت پانی کے برتن میں سانس نہ لے بلکہ سانس لیتے وقت برتن کو ہٹا دے منہ سے دور کر دے۔

۱۶۹۔ پانی کو منہ سے نہ بھونکے۔ ایک حدیث میں ہے کہ بھونکنے سے کچھ حرج نہیں ہے اور بھونکنا جب مکروہ ہے کہ کوئی دوسرا شخص بھی اُسی پانی کو پیے گا کہ بھونکنے سے کراہت معلوم ہوگی۔

خاتمہ۔ اس میں کئی فائدے ہیں۔

(پیرو فائدہ) - اس میں یہ بیان ہے کہ کھانا کھانا مستحب ہی سنت ہے۔ پارہ  
 عم یسا لون میں جو سورہ بلدہ اسکی پانچویں آیت قُلُوا اقْتَحِمُوا الْعُقَبِ وَمَا  
 اَكْذَرَاكَ مَا الْعُقَبُ فَكَانَتْ دُقْبَةً كَوْتَا دُت فَمَا كَيْفَ حضرت امام رضا علیہ السلام نے  
 فرمایا کہ خدا جاننا ہے کہ ہر شخص غلام آزاد نہیں کر سکتا تو اس کے عوض میں بہشت ملنے کیلئے  
 خدا نے کھانا کھانا مقرر فرمایا۔ کہ جو کوئی بندہ آزاد کر نیکی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ کھانا  
 کھلائے کہ اسکا بھی وہی ثواب ہو جو بندہ آزاد کر نہیں ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خوش اخلاقی اور کھانا کھانا جائز و ایمان  
 حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوند عالم کھانا کھلانے کو اور صلہ اجلانور  
 ازخ کرنے کو دوست رکھتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ کھانے کھلانے اور پکار کے سلام کر نیکی خدا دوست رکھتا ہے۔  
 حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو چیزیں آدمی کو مذاب و نجات لانیوالی  
 منجلائے کھانا کھانا۔ پکار کے سلام کرنا۔ اور نماز شب ہے۔  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں میں بہتر اور اچھا وہ شخص ہے جو کھانا کھانا ہو  
 پکار کے سلام کرنا ہو۔ نماز تہجد نماز شب پڑھتا ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام اولاد حضرت عبدالمطلب کو جمع کر کے فرمایا اگر چہ  
 طح کھانا کھلایا کرو۔ خوش مزاجی سے کلام کرتے رہو۔ پکار کے سلام کرو۔ صلہ رحم کرو۔  
 نماز شب پڑھا کرو تو جنت میں داخل ہو گے۔

جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کسی نے عرض کیا یا حضرت سب سے  
 عمدہ کونسا عمل ہے ارشاد ہوا کھانا کھانا خوش اخلاقی سے کلام کرنا۔



حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے: اعمال سے زیادہ خدا کو پسند ہی مومن کو خوش کرنا اور اُسکو سیر کرنا اور اُسکا قرضہ ادا کرنا۔

دوسری حدیث میں انھیں حضرت نے فرمایا سب اعمال سے تین عمل خدا کو بہت پسند ہیں: مومن کا مومن کو کھانا کھلانا مومن کا رنج اور مومن کی تکلیف کو دفع کرنا جو قرضہ اُسکے ذمہ ہوا اُسکو ادا کرنا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حُرْنِ خَلْق - کھانا کھلانا - حلال حیوانات کا بیع کرنا ایمان کے لوازم ہیں۔

اور وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جن نیک کاموں کے کر نیسے گناہ بخش جائے گا  
منجملہ اُنکے کھانا کھلانا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا از جملہ اسباب مغفرت بھوکے کا کھانا کھلانا ہے۔  
انھیں حضرت نے فرمایا جو کوئی بھوکے کا کھانا کھلائے تو رزق روزی دوڑتی ہوئی اُسکی پاس  
آتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں بھوکے کا کھانا کھلایا جائے اُس میں  
روزی دوڑتی ہوئی آتی ہے۔

امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک مومن کو کھانا کھلانا ایک غلام آزاد کر نیکی برابر  
ثواب رکھتا ہے۔

دوسری روایت میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ جو بھوکے کا کھانا کھلائے خدا اُسکو  
بہشت کے میوے کھلائیگا۔

حضرت سید الساجدین زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے جو کوئی ایک مومن کو کھانا

کھلائے خدا اسکو بہشت کے میوے کھلائیگا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ایک لقمہ جو برابر ایمانی میرے پاس رکھے وہ مجھے غلام آزاد کر نیسے زیادہ محبوب ہے۔

دوسری حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے جو کوئی مومن کو کھانا کھلائے چاہے وہ مومن غریب ہو چاہے خوشحال ہو تو کھلانیوالے کو ایسا ثواب ملیگا جیسا ایک غلام ادا لاد حضرت اسماعیل سے آزاد کر نیکا ثواب ملتا ہے۔ راوی نے عرض کیا اے سولا کھانے والا چٹا حاجت مند ہو چاہے خوشحال ہو دو دنوں کے کھلانے میں یہی ثواب ملیگا فرمایا ہاں بعض اوقات خوشحال کو بھی کھانے کی خواہش ہوتی ہے۔

ایک روایت میں ہے چار مومنوں کو کھانا کھلانے کا ثواب مساوی ہے اولاد حضرت اسماعیل سے ایک بندہ آزاد کرنے کے۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا دو مومن کو پیٹ بھر کے کھانا کھلانا ایک بندہ آزاد کرنے سے افضل ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا تین مومنوں کو کھانا کھلانا سات غلام آزاد کرنے سے مجھے زیادہ پسند ہے۔

پھر انھیں حضرت سے روایت ہے کہ ایک برابر ایمانی کو سیر کر کے کھانا کھلانا مسرت و کھلانے سے جو مومن نہوں مجھے زیادہ پسند ہے۔

ایک حدیث میں آپ نے فرمایا جو کوئی تین مومنوں کو کھلائے تو خدا اسکو بخش دیتا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جسکے گھر میں دو مومن آویں اور وہ کھانا کھلاؤ تو اسکا ثواب بندہ آزاد کر نیسے زیادہ ہے۔

جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ایک مومن کو کھانا کھلانا دس ہزار بندے آزاد کرنے سے مجھے زیادہ پسند ہے۔

ایک حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک مومن کو سیر کر کے کھلانا میرے نزدیک بہتر ہے ایک لاکھ بندے آزاد کرنے سے۔  
دوسری حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ ایک مومن کا سیر کرنا میری نزدیک بہتر ہے اس کو ایک لاکھ غیروں کو مین کھانا کھلاؤں۔

تیسری حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ ایک مومن کو بیٹ بھر کھانا کھلانا مجھے زیادہ پسند ہے لاکھ غیروں کے کھلانے سے۔

چوتھی حدیث میں آپ نے فرمایا کہ ایک اپنے برادر ایمانی کو سیر کر کے کھانا کھلانا مجھے نہایت پسند ہے اس سے کہ میں بازار سے کوئی غلام خرید کر راہ خدا میں آزاد کروں۔  
پانچویں حدیث میں انھیں جناب سے منقول ہے کہ پانچ درہم کا کھانا خرید کر کے چند مومنین کو کھلانا مجھے بہت پسند ہے ایک غلام آزاد کرنے سے۔

پھر انھیں حضرت کا ارشاد ہے کہ مرد مومن جو محتاج ہو اس کو کھانا کھلانے کو میں زیادہ پسند کرتا ہوں اس کی زیارت سے اور مومن کی زیارت کرنے کو میں غلام آزاد کرنے سے زیادہ دوست رکھتا ہوں۔

پھر فرمایا مومن خوشحال کے کھلانے کا یہ ثواب ہے کہ گویا اُس نے ایک بندہ اولاد اسماعیل سے آزاد کیا اس کو ذبح سے بچا لیا اور مومن محتاج کے کھلانے سے اولاد اسماعیل سے آزاد کرنے اور اُن کو ذبح سے بچانے کا ثواب ملتا ہے۔

ایک حدیث میں فرمایا مومن کو کھلانا مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں دس غلام آزاد

کردن اور دین میں حج کردن۔

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی عین مومن کو کھانا کھلائے تو خداوند عالم اسکو تین بہشتوں سے نعمتیں کھلائے گا۔ فردوس برین۔ عدن۔ اور طوبیٰ کی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک اصحاب سے فرمایا کہ تو اپنی برادرانِ ایمانی کو دوست رکھتا ہو عرض کی جی ہاں۔ پھر فرمایا فقراء و مومنین کی مدد کرتا ہو عرض کی کرتا ہوں۔ فرمایا انکی دعوت کرتا ہو اپنے گھر انکو بلا کر کھانا کھلاتا ہو عرض کی ای مولانا ہمیشہ دو یا تین برادرانِ ایمانی کے ساتھ کھانا کھاتا ہوں تنہا نہیں کھانا اور کبھی اس سے زیادہ اور کم مہمان ہو جاتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا لگاؤ ہوا اور تجھے معلوم رہے کہ انکا احسان جو تجھ پر ہو وہ بہت زیادہ ہو اس احسان سے جو تو نے اُن پر کھانا کھلانے سے کیا ہو اس شخص نے عرض کی کہ میں آپ پر سے تصدق ہو جاؤں میں انکو کھانا کھلاؤں اپنے گھر میں رکھوں اور پھر انکا احسان مجھ پر جو ہو وہ میرے احسان سے زیادہ ہو آپ نے فرمایا ہاں بیشک ایسا ہی ہے۔ وجہ اسکی یہ ہے کہ جب وہ تیرے گھر میں داخل ہوتے ہیں تو اُنکے ہمراہ تیری اور تیرے عیال کی بخشش ہو جاتی ہے اور جب وہ تیرے گھر سے رخصت ہوتے ہیں تو تیرے اور تیرے عیال کے گناہ اپنے ساتھ لیجاتے ہیں۔

ایک روایت میں اسی مضمون کے متعلق یہ الفاظ ہیں کہ مہمانوں کا احسان تیرے احسان سے زیادہ ہے راوی نے عرض کی روحی لک الفدا۔ ای بولی میں انکو اپنا کھانا کھلاتا ہوں اپنے مال اُن پر خرچ کرتا ہوں میرے نوکر چاکر انکی خدمت کرتے ہیں اور پھر آپ فرماتے ہیں کہ انھیں کا زیادہ احسان مجھ پر ہے۔ فرمایا ہاں بیشک وجہ یہ ہے کہ جب وہ تیرے گھر آتے ہیں تو اُنکے ہمراہ خداوند عالم بہت سی روزی بہت سا رزق تیرے لیے عطا فرماتا ہے اور جب

وہ تیرے گھر سے جاتے ہیں تو تجھے بخشوا کر جاتے ہیں۔

حضرت امام زین العابدین علی بن الحسین علیہما السلام نے فرمایا جو بھوکے مومن کو کھانا کھلائی  
پیاسے مومن کو پانی پلائے خدا اسکو بہشت کے میوے کھلائے گا۔ رقیق مختوم پلائیگا۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو مومن کو سیر کر کے کھانا کھلائے اسکو جو ثواب  
ملے گا وہ سوائے خدا کے نہ کوئی آدمی جان سکتا ہے نہ کوئی فرشتہ نہ کوئی نبی مرسل۔ اسکے بعد  
فرمایا بھوکے مومن کا کھانا کھلانا مغفرت گناہوں کا سبب ہوتا ہے پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔  
اَوْ اطْعَامُ نَفْسٍ يَوْمِ ذِي مَسْجَبٍ كَمَا نَاكَلْنَا بَهْمُوكَ (موجب نجات ہے)۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بھوکے کے کھلانے سے زیادہ کوئی عمل بہتر نہیں ہے۔  
پھر ارشاد ہوا ایسا سو نکو پانی پلانا بھوکو کو کھانا کھلانے سے خدا کے نزدیک کوئی اعمال زیادہ  
پسندیدہ نہیں ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو مومن کو کھانا کھلا کر سیر کرے تو خدا اسکے لیے  
بہشت میں خوارِ نعمت عنایت فرمائیگا۔

پھر فرمایا جو اگر سنہ کو کھلائے اُس کیلئے خداوند عالم بہشت میں نہر جاری فرمائیگا۔  
پھر ارشاد ہوا اگر سنہ کو سیر کر نیسے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

فصل۔ یہ سب ثواب جو کھانا کھلانے کے بیان ہوئے یہ کھلانیوں کے کو جب  
لتے ہیں جب اُسے محض خوشنودی خداوند عالم کیلئے کھانا کھلایا ہو اُس میں کوئی دکھانا سنا  
کسی کو منظور نہ ہو یعنی ناموری نیکنامی وغیرہ مقصود نہ ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص دکھانے اور سنانے کیلئے کسی کو کھانا  
کھلائے قرینۃ الی اللہ نہ کھلائے ایسے شخص کو خداوند عالم جہنم کا پیپ کھلائیگا اور وہ

کھانا جو اُس نے کھلایا تھا وہ اُس کھانے والے کے پیٹ میں آگ ہو جائیگا۔ جب تک سب آدمیوں کا حساب نہ ہو جائے (یہ کھانا اُس کے پیٹ میں جہنم کی آگ کی طرح بھڑکتا رہیگا)  
**فصل۔** بھوکے کو کھانا نہ کھلانا نہایت کمزور ہے اور جو کوئی بیکار بھوکا ہو اور مضطر ہو تو ایسے شخص کو کھانا نہ کھلانا حرام ہے۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا جو شخص رات کو کھانا کھا کر سیر ہو کر سو جائے اور اُس کے پاس کوئی بھوکا پیاسا مومن ہو تو خدا ملائکہ کو اُس کو نیوالے پر گواہ کر کے فرماتا ہے اے فرشتو تم اس بندہ پر گواہ رہنا میں نے اسکو جو حکم دیے یہ اُس کے خلاف کرتا ہے اور میرے سوا اور کی اطاعت کرتا ہے مجھے قسم ہے اپنی عزت کی میں اسے کبھی نہ بخشو گیگا۔

جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی صحت و سلامتی مجھے اطمینان نہیں ہے جو رات کو کھانا کھا کر سیر ہو جائے اور ہمسایہ یعنی پڑوسی اُس کا بھوکا رہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا خدا فرماتا ہے مجھے پیمان نہیں لایا ہے وہ شخص جو خود کھا کر سو جائے اور اُس کا ایمانی چھائی بھوکا اور پیاسا ہو۔

ایک روایت میں ارشاد ہوا قسم بخدا میری نبوت پر ایمان نہیں رکھتا ہے وہ شخص جو خود کھانی کر سو جائے اور اُس کا برادر ایمانی یا ہمسایہ بھوکا پیاسا ہو۔

جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جو شخص خود کھانی کرے اُسکو سوز ہے اور مومن ہمسایہ اُس کا بھوکا رہے تو ایسا شخص قیامت میں جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک نہ پہنچ سکیگا۔

(دوسرا فائدہ)۔ مہانداری کے فضائل اور اُس کے طریقہ اور اسکے سنوئات اور کمزوریاں۔

۱۔ ضیافت کرنا سنت ہو کدہ ہو۔

حدیث میں ہے جب کوئی شخص مسافر کسی شہر میں داخل ہو جب تک وہ اُس شہر میں مقیم ہو تو اُن شہر والوں کا جو اسکے ہم مذہب وہم ملت میں مہمان تصور کیا جائیگا۔

جناب رسالت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو مومن ہو گا وہ مہمان کریگا۔ ایک حدیث میں ارشاد ہوا مہمان بہشت ملنے کی دلیل ہے۔

ایک حدیث میں فرمایا جس گھر میں مہمان نہ آئے اُس میں فرشتے رحمت کو نہیں آتی ہیں ایک حدیث میں ہے جسکے پاس کوئی مہمان آوے اور وہ شخص خوش ہو کر مہمان کا چہرہ دیکھے تو اُس پر تیش و دوزخ حرام ہوگی۔

۲۔ حدیث میں ہے مہمان کے آنی سے خوش ہونا چاہیے اور اُس سے محبت کی باتیں کر کر محبت کرے کوئی کراہت تغض نہ کرے کیونکہ جو مہمان آتا ہے وہ اپنا رزق اپنے ساتھ لاتا ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جو مومن اپنے مہمان کو آنی سے خوش ہو اُس کے گناہ بخشے جاتے ہیں اگرچہ وہ بہت ہوں۔

دوسری حدیث میں انھیں حضرت نے فرمایا جو مومن اپنے مہمان کو دوست رکھیگا وہ قبر سے جب قیامت میں اٹھیگا تو اُس کا چہرہ چاند کے مانند روشن ہوگا اہل محشر اسے دیکھ کر کہیں گے یہ کوئی نبی مرسل ہوا ایک فرشتہ پکارے گا یہ نبی نہیں ہے بلکہ یہ وہ شخص ہے جو مہمانوں کو دوست رکھتا تھا اُنکی خدمت دل و جان سے کرتا تھا اب یہ بہشت میں داخل کیا جائیگا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مہمان جہان آتا ہی اُس کا رزق اُسکے ساتھ ہے  
در جب میزبان کے ساتھ کھانا ہی تو خداوند عالم میزبان کو کچھ بخشتا ہی۔

ایک حدیث میں فرمایا ہر ایک مہمان اپنا رزق اپنی گودی میں لیے ہوئے آتا ہی۔

ایک حدیث میں ہی مہمان اپنا رزق لیے ہوئے میزبان کے پاس آتا ہی اور جب جاتا ہی  
میزبان کے سب گناہ اپنے ساتھ لے جاتا ہی (یعنی سب گناہ اُسکے معاف ہو جاتے ہیں)  
ایک حدیث میں ہی جب خداوند عالم اپنے کسی بندہ کی بھائی چاہتا ہی تو اُسکے پاس  
ایک تحفہ ہدیہ بھیجتا ہی (لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ) وہ ہدیہ کیا ہی فرمایا وہ ہدیہ  
مہمان ہی کہ اپنا رزق لیے ہوئے میزبان کے گھر آتا ہی اور میزبان اور میزبان کے  
اور سب گھر والوں کے گناہ چلتے وقت لیجاتا ہی۔

حضرت امام ابو الحسن اول نے فرمایا ہر ایک کا رزق ہر شخص کی روزی موافق اُسکو  
ضرورت کے خدا کی طرف سے اُسکو ملتی ہی۔ اور مہمان جو کسی کے یہاں آجائے وہ اپنی  
روزی اپنا رزق اپنی گودی میں لیے ہوئے آتا ہی (مترجم) مہمان کے آئیے کچھ گھر والوں  
نقصان نہیں ہوتا وہ اپنا رزق اپنے ہمراہ لیے ہوئے آتا ہی۔

۳۔ مہمان کو بلانا کھلانا پلانا سنت مؤکدہ ہی اور اگر مہمان کو حاجت و ضرورت ہو تو بھی  
مہمانداری کرنا واجب ہی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی گاؤں میں قمریہ میں جاؤ اور اُن  
لوگوں سے تم کھانا مانگو و ان مہمان ہونا چاہو اور وہ لوگ انکار کریں تم کو کھانا نہ  
تو تم فوراً اُس گاؤں سے ایک میل کے فاصلہ پر چلے جاؤ اور دہان پہنچ کر اپنے جو تو بکری  
گرد (جو اُس گاؤں کی لگ گئی ہی) جھاڑ ڈالو اس لیے کہ عجب نہیں کہ اُن گاؤں والوں



ملکوکھانا نہ دینے سے وہ مذاہب نازل ہو جو قوم لوط پر نازل ہوا تھا۔

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی میری امت کو لوگ خیر و خوبی سے رہیں گے جب تک آپس میں محبت رکھیں گے نماز کی پابندی کریں گے زکوٰۃ دیا کریں گے مہانوں کو بلائے رہیں گے جب یہ امور موقوف کر دیں گے تو قحط سالی خشک سالی میں مبتلا رہیں گے۔

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ کہیں تشریف لیا جا رہے تھے اپنے ملاحظہ فرمایا کہ ایک قبر کھودی جا رہی ہے یہ دیکھ کر آپ نے فرمایا اگر آدمی بندگان خدا کے مشکلات میں مدد کرتے ہوتے اور انکی مصیبتوں کو دفع کرتے رہتے تو زمین ایسی سخت نہ ہوتی بلکہ ایسی نرم ہو جاتی کہ ہاتھوں سے کھودی جاسکتی۔

ایک شخص خدمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ میں بھی طرح سے کامل طور پر وضو کرتا ہوں اور نماز پڑھتا ہوں اور وقت پر زکوٰۃ دیتا ہوں اور خوشی و رغبت سے مہانگی خدمت کرتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو جہنم سے آزاد ہے خدا نے تجھے بخل اور حرص سے آزاد کر دیا ہے اگر تو یہ سب کام کرتا ہے۔

ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ دے مہانوں کو بلائے اہل مصیبت کو کچھ دے تو وہ بخل و حرص سے بری ہے۔

ایک حدیث میں ہے جو مہان نہ کرے اس کے یہاں خیر و برکت نہیں ہوتی ہے۔

جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا مہان کرنا عمدہ اخلاق سے ہے۔

پھر فرمایا نیکی کرنا مظلوم کی مدد کرنا مہانداری کرنا سرداری کا آلہ ہے۔

پھر ارشاد ہوا مصائب مظالم نقصانات تحمل کرنا مہانوں کی مہانداری کرنا جملہ اخلاق

حسد سے بہتر ہے۔

ایک بار ارشاد ہوا تمہاری دنیا سے تین چیزیں مجھے پسند ہیں۔ مہمان کو کھانا کھلانا گرمی کا روزہ۔ اور تلوار سے جہاد۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا عمدہ اور افضل اخلاق سے مہانداری کرنا ہے۔

۴۔ مہمان کی تعظیم و تکریم سنت ہو کبدہ ہے۔

جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ جناب امیر علیہ السلام اور جناب سیدہ علیہا السلام کو تعلیم فرمایا منجملہ اسکے یہ بھی فرمایا کہ جو خدا پر اور قیامت پر ایمان لا دیگا وہ مہمان کا اکرام ضرور کریگا۔

ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے چوتھے دروازے پر میں نے یہ لکھا ہوا دیکھا کہ جو خدا اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ مہمان کا اکرام کریگا۔

ایک حدیث میں ہے مہمان کا حق میزبان پر یہ ہے کہ میزبان مہمان کی تعظیم و تکریم کرے اسکے لیے خلا لین بعد کھانیکے پیش کرے۔

ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص مہمان کی تکریم و تعظیم نہ کرے اسکو محمد (مجھے) اور جناب ابراہیم سے کچھ سروکار نہیں ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اپنے مہمان کی تعظیم و اکرام کرو اگرچہ وہ حقیر ہو۔ چھوٹے درجہ کا آدمی ہو۔

۵۔ مہمان جب آوے تو اس کے آنے سے خوشی کا اظہار کرنا خود اس کے سامنے مستحب ہے۔

۴۔ آتے وقت مہمان کی مدد کرنا اور اسکا سامان وغیرہ اٹھانا سنت ہے۔ جانیکے وقت اسکی ضرورت نہیں ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب مہمان آوے تو اسکی مدد و امانت کرو اور جب رخصت ہو تو اسکی ضرورت نہیں۔

۵۔ ضیافت تین دن ہوتی ہے اور اُسکے بعد ضیافت نہیں ہے نیکی ہے صدقہ ہے خیرات ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پہلے روز تو ضیافت حق ہے لازم ہے اور دوسرے تیسرے دن اور اُسکے بعد پھر ضیافت نہیں ہے صدقہ ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ضیافت تین روز یا اس سے کم ہوتی ہے پھر ارشاد ہوا اور اصل ضیافت تین شبانہ روز کی ہے اُسکے بعد صدقہ ہے۔

۸۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مہمان پر دو روز مہربانی خاطر مدارات کرنا چاہیے اور جب تیسری رات آوے تو وہ مہمان مثل گھر والوں کی ہے جو سب کھا دیں وہ بھی کھائے کوئی تکلف اُس کیلئے نہ کیا جائے۔

۹۔ مہمان کو بحالت اختیار مناسب نہیں ہے کہ زیادہ قیام کرے جسکی وجہ سے صاحب خانے کو زحمت ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مہمان جب کہیں جائے تو زیادہ اسقدر قیام نہ کرے کہ گھر والے پریشان ہو جائیں اور اُسکو نکال دیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ کسی کے گھر مہمان نہ جاؤ جب تک یہ بات نہ معلوم ہو کہ اُسکے پاس غلہ وغیرہ اس قدر ہے کہ وہ مکو مہمان کر سکیگا۔

ایک حدیث میں ہے کہ مسلمان کو جائز نہیں کہ اپنے بڑا درایمانی کی مہمانی میں اتنی مدت ٹھہرے کہ میزبان کا قوت وغیرہ تمام اور ختم ہو جائے۔

مولف - ان احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس کے پاس نقد نہ ہو یا نفقہ باقی نہ رہا ہو اس کے یہاں مہمان جانا مکروہ ہے۔

۱۰۔ مکروہ ہے کہ مہمان نے صاحب خانہ کوئی خدمت لے کوئی کام لے۔

جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا مہمان نے کام لینا ظلم ہے جہاں ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس ایک مہمان مقیم تھا ایک روز وہ مہمان کوئی کام کرنے اٹھا تو حضرت نے منع فرمایا اور آپ اٹھ کر حضرت نے وہ کام کر لیا اور اس کے بعد فرمایا کہ جناب رسالتا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہمان سے کام لینے کو منع فرمایا ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں رات کے وقت ایک مہمان بیٹھا تھا اور باتیں کر رہا تھا کہ دفعۃً چراغ مغل ہوئے لگا مہمان نے چراغ درست کرنے کو پناہ تو بڑھایا حضرت نے منع فرمایا اور خود چراغ کو درست فرمادیا اور ارشاد کیا کہ ہم لوگ مہمان سے کام نہیں لیتے ہیں۔

۱۱۔ سنت ہے کہ صاحب خانہ خود یہ نفس نفیس مہمان تو سبکی خدمت کرے (قبل ازین آداب اکل و شرب کے ۷۲)۔ نشان پر یہ مضمون گذر گیا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین باتوں میں آدمی کو شرم نہ کرنا چاہیے مہمان کی خدمت کرنے میں۔ باپ اور استاد کی تعظیم بھری مجلس میں کرنے سے۔ حق کی طلب کرنے میں اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔

۱۲۔ سنت ہے کہ صاحب خانہ مہان کہ ہمراہ آپ بھی کھانا کھائے اور مہان سے پہلے خود شروع کرے اور مہان کے بعد تمام کرے۔

یہ مضمون بھی آداب اکل و شرب میں سابقاً گزر چکا ہے۔

جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے پاس جب کوئی مہان آتا تو حضرت خود اُسکے ہمراہ کھانا نوش فرماتے اور اُس سے پہلے کھانا شروع کرتے اور اُسکے فارغ ہونیکے بعد آپ کھانیسے ہاتھ اٹھاتے اور جب بہت سے مہانوں کے ساتھ کھانا تناول فرماتے اسوقت بھی سب ہی پہلے شروع فرماتے اور سب کے بعد کھانیسے دست مبارک اٹھاتے۔

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسکو یہہ منظور ہو کہ خدا اُس سے راضی ہو خوش ہو اُسکو چاہیے مہان کے ساتھ کھانا کھائے۔

۱۳۔ مہان کو چاہیے کہ جو کچھ میزبان حاضر کرے اُسکو کم اور حقیر نہ جائے۔

۱۴۔ سنت ہے کہ مہان صاحب خانہ سے ایسی چیز و کچی فرمایش نہ کرے جو اُسکے پاس موجود نہ ہوں اور کہین سے اسے لانے میں گناہ کی ضرورت ہو اور تکلف اور اہتمام کی بھی میزبان کو تکلیف نہ دے فرمایش نہ کرے۔ یہہ دونوں مضمون بھی آداب اکل و شرب میں گزر گئے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا کہ میزبان کو چاہیے کہ ضیافت میں ایسا تکلف اور اہتمام نہ کرے جسکو وہ بلا مشقت نہ کر سکتا ہو (بلکہ بلا زحمت و بلا مشقت جو حاضر ہو اُسی پر اکتفا کرے)

تیسرا فائدہ۔ بغرض اظہار ماجزی و تواضع و رگاہ جناب باری تعالیٰ میں و براہ پیروی جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و حضرات ائمہ اطہار علیہم السلام۔ یہہ سنت ہے

کہ آدمی عمدہ عمدہ نفیس نفیس غذا میں ترک کرے۔

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کی روٹی بھوسی دار تناول فرماتے تھے ایک روز آپ کیلئے خمد پڑا ہوا دودھ لایا گیا تو آپ نے ایک گھونٹ یاد گھونٹ اسکے نوش فرمائے اور باقی کو رکھ دیا لوگوں نے عرض کی یا حضرت آپ نے سارا دودھ جو نوش نہیں فرمایا کیا یہ جائز نہیں ہے فرمایا جائز ہے مگر محض براہ تواضع اللہ میں نے چھوڑ دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو خدا کیلئے تواضع کرے خدا اسکے درجے بڑھاتا اور جو تکبر کرے خدا اسکے درجے پست کرتا ہو۔ اور جو اپنی معاش میں میانہ روی اختیار کرے تو خدا اسکو روزی زیادہ دیتا ہو۔ اور جو شخص اسراٹ کرے اسکو خدا روزی محروم کر دیتا ہو۔ اور جو موت کو زیادہ یاد کرتا رہے تو خدا اسکو دوست رکھتا ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک قسم کا علو جو خرمہ اور منقی اور گھی سے بنایا گیا تھا پیش کیا گیا آپ نے اسکے تناول فرمانے سے انکار کیا لوگوں نے عرض کیا یا حضرت کیا آپ اسکو حرام فرماتے ہیں۔ ارشاد فرمایا حرام نہیں ہے لیکن میں اس وجہ سے نہیں کھاتا ہوں کہ پھر ہمیشہ اسکے کھانیکو دل چاہیگا۔ اور آپ نے سورہ احقاف کی یہ آیت پڑھی۔ یَوْمَ يُغْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُلُوبُهُمْ فِي حَيَاتِ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِغَافِ الْيَوْمِ تُجْرُونَ عَالِبِ الْهَوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَيَسْخَرُ لَكُمْ تَسْتَكْبِرُونَ۔

جس دن کفار جہنم کے سامنے لائے جائیں گے تو اُنہیں یہ کہا جائیگا کہ تم اپنی دنیا کی زندگی کے مزے تو خوب اٹھا چکے اور دنیا کے نفع بھی پس آج تمکو بوجہ نافرمانی اور تکبر کرنے کے سعادۃ میں ذلت کے عذاب کی سزا دی جاتی ہو۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں فالوذج خوان میں رکھ کر لایا گیا حضرت نے اسکی چمک دمک کو ملاحظہ فرما کے اٹھلی ہائیں ڈالی اور اسکی تہ تک آپ اٹھلی لے گئے اور پھر اٹھلی اس میں سے نکالی اور فالوذج سے کچھ نہیں لیا محض اسی اٹھلی کو آپ نے چکھا اور فرمایا جو چیز حلال ہو وہ اچھی ہو اور یہہ حرام نہیں ہو مگر میں اچھا نہیں جانتا کہ جس چیز کا میں مادی نہیں ہوں اسکی عادت کر لوں اسے تم میرے سامنے سے اٹھا لو چنانچہ وہ اٹھا لیا گیا۔

ایک مرتبہ اور فالوذج آپ کے واسطے کسی نے ہدیہ بھیجا آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا ہاتھ بڑھاؤ اور خود بھی اپنا ہاتھ بڑھایا اور اسکے بعد اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا مجھے یاد آگیا کہ رسول خدا نے اسکو نہیں تناول فرمایا تھا لہذا مجھے بھی اسکا کھانا مکروہ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن بعض روایات میں ہے کہ فالوذج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا گیا اور آپ نے اسے نوش فرمایا اور پھر دریافت کیا کہ یہہ کیا چیز ہے کیونکر بنایا جاتا ہے لانیوالے نے عرض کی میرے مان باپ آپ پر قربان ہوں شہد اور گھمی ملا کر بناؤ ہیں تب یہہ صورت ہو جاتی ہے آپ نے فرمایا یہہ اچھی غذا ہے۔

مؤکلف فرماتے ہیں ممکن ہے کہ جس فالوذج کے کھانیسے جناب امیر علیہ السلام نے انکار فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسکو نہ کھانا بیان کیا وہ کوئی دوسری قسم کا فالوذج ہوگا اور یہہ اور قسم کا ہوگا۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کیلئے اٹھا چھانا نہیں جانا تھا بے چھنے ہوئے آٹے کی روٹی وہ جناب ہمیشہ نوش فرماتے تھے اور ارشاد کرتے تھے کہ یہہ اُمت خیر و خوبی میں رہیگی جب تک یہہ عرب کے ایسے کپڑے پہنا کر بیٹھے اور عرب کا ایا کھانا کھاتے رہیں گے

اور جب غیر عرب کا لباس پہنیں گے غیر عرب کا کھانا کھائیں گے تو ان میں سے خیر و خوبی جاتی رہیگی۔

جناب امیر علیہ السلام آئے کو ایک طرف میں رکھ کر اس پر مہر لگا دیا کرتے تھے لوگوں نے سبب پوچھا تو فرمایا مجھے خون ہے کہ حسن اور حسین میری محبت کی وجہ سے اس میں گئی یا روغن زیتون نہ ملا دین۔

جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب امیر علیہ السلام سرکہ اور روغن زیتون ایک کالے پیالے میں نوش فرماتے تھے اور اس پیالہ کے وسط میں زردی سے سورہ قل ہو اللہ احد لکھا تھا۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ایک دفعہ روزے سے تھے کوئی شخص اس کے ایک خدمت میں مہان آیا اس کے لیے وہ عمدہ اور نفیس کھانے لائے گئے جو اس نے کبھی دیکھے بھی نہیں تھے۔ جب رات ہوئی افطار کے بعد خود حضرت کیلئے جو کھانا آیا اس میں (علاوہ روٹی کے) محض سرکہ اور زیتون تھا وہ غذائیں جو مہان کے واسطے آتی تھیں ان میں سے کوئی ایک بھی نہ تھی۔

چوتھا فائدہ :- اس میں چودہ حدیثیں ایسی مذکور ہیں جن کو بہت بڑا قلعہ آداب طعام وغیرہ سے ہے۔

پہلی حدیث :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب امیر المومنین علیہ السلام سے وصیت فرمائی کہ اے علی! اٹھ کام ایسے ہیں انکو جو کوئی کرے اور اگر اچھے کرے تو اس کی دولت ہو تو وہ شخص اپنے آپ ہی کو ملامت کرے کسی دوسرے پر الزام نہیں ہے۔  
۱۔ بلا طلب کسی کے دسترخوان پر جانا۔



۲۔ افسر خانہ کے بدون دریافت کیے ہوئے مشورہ دینا۔

۳۔ دشمنوں سے بھلائی کی اُمید رکھنا۔

۴۔ کینون ریفیلون ہو بزرگی و عمدہ امور کی خواہش۔

۵۔ راز کی باتیں جب دوشخص کر رہے ہوں بلا اجازت اُنکے پاس جانا۔

۶۔ بادشاہ کے خلاف داب آداب کوئی حرکت کرنا۔

۷۔ ایسی مجلس ایسے جلسہ میں بیٹھنا جسکے وہ قابل نہیں ہوں۔

۸۔ ایسے شخص سے باتیں کرنا جو متوجہ نہ ہو۔

دوسری حدیث۔ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے امام حسن علیہ السلام سے فرمایا چار باتیں حکمران ایسی بتاتا ہوں کہ پھر تکو طب کی ضرورت نہ رہے گی۔

۱۔ بے بھوک کچے کبھی کھانا نہ کھانا۔

۲۔ تھوڑی بھوک باقی رکھ کر کھانا ختم کر دینا۔

۳۔ اچھی طرح چبا کر کھانا۔

۴۔ سونے وقت بیت الخلا جا کر حاجت سے فارغ ہونا۔

اے حسن اگر ان چاروں باتوں پر عمل کر دے گے تو پھر تکو طب کی حاجت نہ ہوگی صحت و تندرستی رہے گی۔

تیسری حدیث۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب امیر المومنین علیہ السلام کو

جو وصایا فرمائے اُس میں یہ بھی ارشاد ہوا۔ اسی علی خدائیں شخصوں پر لعنت کرتا ہوں۔ (۱) جو

شخص اکیلا کھائے۔ (۲) جو شخص تنہا جگہ کو سوار ہو کر جائے۔ (۳) جو اکیلا خالی مکان

میں سوئے۔

**چوتھی حدیث**۔ حضرات اہل بیت آئمہ معصومین علیہم السلام سے منقول ہو کہ دسرخوان کیلئے بارہ خصلتیں ہیں جو ہر مسلم و مومن پر اٹکا جانا واجب و لازم ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصیت میں جناب امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا کہ ہر شخص کو لازم ہو کہ ان بارہ خصلتوں کو دریافت کرے انہیں سے چار فرض ہیں۔ چار سنت ہیں۔ چار اذنیہ ہیں۔ چار فرض یہ ہیں۔ پہلی یہ کہ معرفت۔ یعنی پہچانا کھانے کا ہو کہ یہ حلال ہی نہیں دوسری جوٹا سپر راضی رہنا۔ تیسری بسم اللہ کہنا۔ چوتھی بعد فراغ شکر کرنا۔

وہ چار خصلتیں جو سنت ہیں یہ ہیں۔ پہلی کھانے پہلے ہاتھ دھونا۔ دوسری کھانے وقت جسم کے بائیں جانب زور دیکے بیٹھنا۔ تیسری مین انگلیوں سے کھانا۔ چوتھی بعد فراغ انگلیوں کو چوسنا۔

اور وہ چار بائیں جواب کی ہیں وہ یہ ہیں۔ پہلی جو کھانا یا چوڑا قریب رکھی ہو اسے کھانا دور کی چیزوں پر ہاتھ نہیں لگانا۔ دوسری لقمے چھوے چھوٹے کھانا۔ تیسری ہر لقمے کو بائیں طح جانا۔ چوتھی دسرخوان پر جو لوگ بیٹھے ہوں انکی طرف کم دیکھنا ہر وقت انکی صورت نہ دیکھنا۔

**پانچویں حدیث**۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہو کہ جسکو اپنی بقا منظور ہو تو وہ ردا کو کم کر دے۔ صبح سویرے غذا کھایا کرے۔ عورت سے محبت کم کرے۔ چھٹی حدیث۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا یہ کہنا کہ مجھے فلان غذا کے کھانے ضرر ہوا کفران نعمت ہو۔

نہ لانا۔ جو کمر بین موجود ہر اس کی در پختہ کیا۔ میری دعوت سے تیرے عیال کو تکلیف نہ ہو۔  
**آٹھویں حدیث**۔ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ کھانا کھانے وقت اگر کوئی شخص ہمارے پاس سے ہو کر گزرے اور ہم پر سلام نہ کرے تو اسکو ہم کھانیکے لیے نہ بلائیں۔ اور جب ہم کسی دوسرے کو کھانا ہون اور کوئی شخص ہم سے آنیکی اجازت طلب کرے تو اسکو ہم اجازت نہ دیں۔ اور جب غیر ملکہ ہوں اور کوئی سائل آوے تو اسکو ہم کھانا نہ کھلائیں۔

**نویں حدیث**۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج خداوند عالم مجھے حکم دیا کہ احمد دنیا اور اہل دنیا سے محبت نہ کرنا اور آخرت اور صاحبان آخرت سے محبت کرنا۔ میں نے عرض کیا بار اہل اہل دنیا کون ہیں۔ حکم ہوا جو کھانا بہت کھاؤ اور جو زیادہ ہنستے ہیں۔ جو بہت سوتے ہیں۔ جو غصہ بہت کرتے ہیں۔

**دسویں حدیث**۔ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب خدا کو اپنے بندہ کی اچھائی بھلائی منظور ہوتی ہے تو اس کے دل میں یہ تین باتیں اٹھ دیتا ہے۔ بائیں کم کرنا۔ کم کھانا کھانا۔ کم سونا

گیارہویں حدیث۔ انہیں حضرت سے منقول ہے۔ جب کھانیکے شروع میں بسم اللہ کہی جائے یا کھانیکے بعد الحمد للہ کہا جائے۔ کھانے پہلے اور کھانیکے بعد ہاتھ دھو کر کھائیں اور دسترخوان پر بہت سے آدمی شریک ہوں اور مال حلال سے کھانا تیار ہوا ہو تو اس کھانے میں پوری برکت ہوتی ہے۔

**بارہویں حدیث**۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غذا جو تھی اور شیرینی کی جگہ آپ خرمہ نوش فرماتے تھے۔ اور شوربے

وغیرہ کی عوض روغن زیتون تناؤل فرماتے تھے۔

**تیسرے ہون حدیث**۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تعجب ہی اس شخص سے جو بیماری کے خون سے کھانے سے تو پرہیز کرتا ہو اور جہنم کے خون سے گناہوں سے پرہیز نہیں کرتا۔

**چودھویں حدیث**۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ خدا نے جو نعمتیں دی ہیں جب تک وہ ہیں انکی قدر کرو خدا کا شکر کرو کیونکہ ایک دن وہ جانیوالی ہیں اور جب وہ جائیں گی تو اپنے صاحب کی گواہی دینگی کہ اُس نے انکی قدر و منزلت کی یا نہیں کی۔

**مولف**۔ فرماتے ہیں کہ یہ وہ امور ہیں جو اس رسالہ میں از قسم آداب اکل و شرب و دعوت ضیافت تواضع وغیرہ وغیرہ جمع کرنا خدا نے مجھ پر آسان کر دیا اور شکر ہے خداوند عالم کا جس نے یہ رسالہ مجھ سے پورا کرا دیا اور درود و سلام حضرت محمد مصطفیٰ رضی اللہ عنہ اور انکی آل اطہار پر۔

گیارہویں ماہ شوال ۱۳۲۲ھ تیرہ سو بائیس ہجری نبوی شب و دشنبہ آدمی رات کے وقت یہ رسالہ شہر دمشق ملک شام میں مجھ مولف محسن حسینی کے ہاتھ پر ختم ہوا۔

**مترجم**۔ رسالہ سید صدق حسین کاظمی نیشاپوری کنتوری بن علامہ کنتوری سید علامہ حنین طاب ثراہ خدا کا شکر کرتا ہی جس نے مجھے اسکے ترجمہ کی توفیق عطا فرمائی اور اتنی طاقت نہایت کی کہ میں اسکا ترجمہ محض قرۃ الی اللہ مدون کسی فرض دنیاوی و مواد میں نفسانی کر سکے و بعد اور سلام غیر محدود و غیر محدود حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ اور انکی آل اطہار حضرات ائمہ ابراہیم پر جو چراغ ہدایت ہیں یکم ماہ رمضان مبارک ۱۳۲۳ھ ہجری نبوی بلکہ

مخزن غنیادکن جید باد عملاً اللہ الی یوم التنازع و ماہنامہ من کل شرف و فساد کتب خانہ آصفیہ میں  
 میں نے یہ ترجمہ نسخہ مخزنہ کتب خانہ موصوف سے جو فن حدیث کے نشان (۹۵۵) پر  
 مخزون اور رسالہ ایجری میں مطبع مفتاح الکرامہ کا چھاپا ہوا ہے شروع کیا اور ۲۵-۱۰۰  
 سنہ مذکور یوم یکشنبہ بعد زوال ختم کیا خدا سے دعا ہے کہ میرے اس عمل قلیل کو قبول فرمائے  
 اور اسکی وجہ سے مجھے سکران موت اور عذاب قبر و شادی برزخ و عذاب قیامت سے نجات  
 دے اور جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ اطہار علیہم السلام کی شفاعت اور انکی ہمراہی مجھے  
 نصیب ہو آمین ثم آمین۔

بتاریخ ۱۰ اسفند ۱۳۳۵ قمریہ  
 باتمام رسید  
 احمد اللہ علی احسانہ

